ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

24

www.tanzeem.org

5 تا 11 رمضان المبارک 1436ھ/23 تا 29 جون 2015ء

اس شمارے میں

لیکن، اور یہ ایک بڑا ''لیکن'' ہے!

روزہ، رمضان اور قرآن

......جیا نہیں جاتا

ماہِ رمضان المبارک: پیغامِ صحت

''دی موسٹ ڈینجرس نیشن''

روہنگیا کے مسلمانوں پر ظلم وستم

تنظیم اسلامی کی دعوتی وتربیتی سرگرمیاں

روزے کا دین میں مقام

یہ ایک فطری سی بات ہے کہ جس امت پر اللہ کے نظام کو دنیا میں قائم کرنے اور اس کے ذریعہ نوعِ انسانی کی قیادت کرنے اور انسانوں کے سامنے حق کی گواہی دینے کے لیے جہاد فی سبیل اللہ فرض کیا جائے، اس پر روزہ فرض ہو! روزہ ہی سے انسان میں محکم ارادے اور عزم بالجزم کی نشونما ہوتی ہے۔ روزہ ہی وہ مقام ہے جہاں بندہ اپنے رب سے اطاعت و انقیاد کے ساتھ مربوط ہوتا ہے۔ پھر روزہ ہی وہ عمل ہے جس کے ذریعے انسان خدا کی رضا اور اجر آخرت کے لیے تمام جسمانی ضرورتوں پر قابو پاتا اور تمام دشواریوں اور زحمتوں کو برداشت کرنے کی قوت حاصل کرتا ہے۔

اس فریضہ کا اولین مقصود تقویٰ، صفائے قلب، احساسِ ذمہ داری اور خشیت الٰہی کے لیے دلوں کو تیار کرنا ہے۔ تقویٰ دل میں زندہ و بیدار ہو تو مومن اس فریضہ کو اللہ کی فرمانبرداری کے جذبے کے تحت اس کی رضا جوئی کے لیے ادا کرتا ہے۔ تقویٰ ہی دلوں کا نگہبان ہے۔ وہی معصیت سے روزے کو خراب کرنے سے انسان کو بچاتا ہے، خواہ یہ دل میں گزرنے والا خیال ہی کیوں نہ ہو۔ قرآن کے اولین مخاطب جانتے تھے کہ اللہ کے یہاں تقویٰ کا کیا مقام ہے اور اس کی میزان میں تقویٰ کا کیا وزن ہے۔ یہ ان کی منزل مقصود تھی، جس کی طرف ان کی روحیں لپکتی تھیں۔ روزہ اُس کے حصول کا ذریعہ اور اس تک پہنچانے کا راستہ ہے۔ قرآن اس تقویٰ کو منزل مقصود کی حیثیت سے ان کے سامنے رکھتا ہے، تاکہ روزے کے راستے سے وہ اس منزل کا رُخ کرسکیں۔

سید قطب شہیدؒ

الھدیٰ (664)

ڈاکٹر اسرار احمد

اُخروی کامیابی و ناکامی

سُورۃ بَنِیۡ اِسۡرَاءِیۡل — بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ — آیات: 21، 22

اُنۡظُرۡ کَیۡفَ فَضَّلۡنَا بَعۡضَہُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ ؕ وَ لَلۡاٰخِرَۃُ اَکۡبَرُ دَرَجٰتٍ وَّ اَکۡبَرُ تَفۡضِیۡلًا ﴿۲۱﴾ لَا تَجۡعَلۡ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ فَتَقۡعُدَ مَذۡمُوۡمًا مَّخۡذُوۡلًا ﴿۲۲﴾

آیت ۲۱ ﴿اُنۡظُرۡ کَیۡفَ فَضَّلۡنَا بَعۡضَہُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ ؕ﴾ ”دیکھو کیسے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے!“

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں بعض لوگوں کو مال واسباب‘ ذہنی وجسمانی صلاحیتوں‘ شکل وصورت اور مقام ومرتبے میں بعض دوسروں پر فضیلت دے رکھی ہے۔ یہ اس کی مرضی اور مشیت کا معاملہ ہے۔

﴿وَ لَلۡاٰخِرَۃُ اَکۡبَرُ دَرَجٰتٍ وَّ اَکۡبَرُ تَفۡضِیۡلًا ﴿۲۱﴾﴾ ”لیکن آخرت کی زندگی درجات اور فضیلت میں اس سے بہت بڑھ کر ہوگی۔“

دنیا میں تو درجات وفضائل جیسے بھی ہوں‘ جتنے بھی ہوں‘ محدود ہی ہوں گے‘ مگر آخرت کی نعمتیں اور نوازشیں ایسی لامحدود اور لامتناہی ہوں گی کہ ان کا موازنہ ومقابلہ دنیا کی کسی چیز سے ممکن ہی نہیں ہوگا۔ یہاں ایک شخص بیس پچیس سال کٹیا میں رہ لے گا اور ایک دوسرا شخص اتنا ہی عرصہ محل میں رہ لے گا تو کیا فرق واقع ہو جائے گا؟ آخر کار تو دونوں کو یہاں سے جانا ہے۔ لیکن آخرت کے آرام وآسائش ابدی ہوں گے۔ وہاں کے نعمتوں کے باغات کی اپنی ہی شان ہوگی: ﴿فَرَوۡحٌ وَّ رَیۡحَانٌ ۬ۙ وَّ جَنَّتُ نَعِیۡمٍ ﴿۸۹﴾﴾ (الواقعة) ”تو (اس کے لیے) آرام اور خوشبودار پھول اور نعمت کے باغ ہیں۔“

آیت ۲۲ ﴿لَا تَجۡعَلۡ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ فَتَقۡعُدَ مَذۡمُوۡمًا مَّخۡذُوۡلًا ﴿۲۲﴾﴾ ”اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بناؤ‘ کہ پھر بیٹھے رہ جاؤ گے مذموم وبے سہارا ہو کر۔“

آئندہ دو رکوع اس لحاظ سے بہت اہم ہیں کہ ان میں تورات کے احکامِ عشرہ (Ten Commandments) کو قرآنی اسلوب میں بیان کیا گیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک ان احکام کے اندر تورات کی تعلیمات کا نچوڑ ہے۔ ان احکام کا خلاصہ ہم سورۃ الانعام کے آخری حصے میں بھی پڑھ آئے ہیں۔ یہاں پر وہی باتیں ذرا تفصیل سے بیان ہوئی ہیں۔

فرمان نبوی ﷺ

رمضانُ المبارک کو قیمتی بنایئے

عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنۡ قَامَ رَمَضَانَ اِیۡمَانًا وَّاحۡتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡبِہٖ)) (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے ایمان اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے رمضان میں قیام اللیل (نمازِ تراویح) کا اہتمام کیا، اس کے سابقہ سارے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔“

تشریح: روزہ دار اپنے معاملات ومعمولات میں احکامِ الٰہی اور سنتِ رسول ﷺ کی مہینہ بھر تربیت حاصل کرتا ہے، اس طرح اس کی زندگی میں انقلاب آتا ہے اور یہی انقلاب اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔

اداریہ
مرزا ایوب بیگ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لیکن، اور یہ ایک بڑا ''لیکن'' ہے!

پاکستان کی سلامتی کو خارج سے جتنے سنگین خطرات درپیش ہیں شاید ہی دنیا کے کسی اور ملک کو اتنے خطرات کا سامنا ہو۔ مشرق میں پاکستان کا ازلی دشمن بھارت ہے، جو پاکستان کے وجود ہی کے خلاف ہے، وہ دانت تیز کر رہا ہے۔ دوسری طرف شمال مغرب میں افغانستان کی کٹھ پتلی حکومت جو امریکہ کی باندی ہے اور امریکہ، بھارت کا فطری حلیف ہے اور اُس نے بھارت سے سول جوہری معاہدہ کر رکھا ہے۔ لہٰذا افغانستان امریکہ کے اشارے پر ہمارے خلاف کوئی انتہائی قدم اٹھا سکتا ہے۔ گویا پاکستان دو بدترین دشمنوں کے درمیان سینڈوچ بنا ہوا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے داخلی سطح پر جتنا انتشار پاکستان میں ہے شاید ہی دنیا کے کسی اور ملک میں ہو۔ اندازہ کیجیے کہ سابق صدر پاکستان آصف علی زرداری جو افواج پاکستان کے سپریم کمانڈر بھی تھے، وہ ایسے موقع پر فوج کے خلاف ایک طویل تقریر کرنے کے بعد آخری جملہ فرماتے ہیں کہ ہمیں چھیڑا گیا تو ہم ان کی (ظاہر ہے فوج کی طرف اشارہ ہے) اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ کسی ملک کی سیاسی جماعت کا لیڈر اپنی فوج کے بارے میں ایسے الفاظ کہے اور ایسا لہجہ اختیار کرے، جدید جمہوری دنیا کی تاریخ میں ایسی کوئی مثال نہیں ملتی۔ سوال یہ ہے کہ یکدم آصف علی زرداری کو کیا ہوا ہے کہ وہ سیخ پا ہو گئے ہیں بلکہ پھٹ پڑے ہیں؟ خود پیپلز پارٹی کی حکومت نے فوج سے سرکاری سطح پر درخواست کی تھی کہ کراچی کی بگڑتی ہوئی صورت حال کو سنبھالنا سول حکومت کے بس کی بات نہیں لہٰذا رینجرز کو حکومت کی مدد کے لیے بھیجا جائے تاکہ دہشت گردی اور امن و امان کی انتہائی بگڑی ہوئی صورت حال کو قابو میں لایا جا سکے۔ نوبت یہاں تک پہنچ چکی تھی کہ دس سے پندرہ کے درمیان افراد روزانہ ٹارگٹ کلنگ کا شکار ہو رہے تھے۔ کراچی کی بڑی سیاسی جماعت ایم کیو ایم نہ صرف کراچی بلکہ پورے پاکستان کو فوج کے حوالے کرنے کا مطالبہ کر چکی تھی۔ فوج نے اپنی intelligence کے ذریعے تخریب کاری، ٹارگٹ کلنگ اور بھتہ خوری کا سراغ لگانا شروع کیا تو کُھرا ایم کیو ایم کے زیریں نظم سے ہوتا ہوا نائن زیرو تک جا پہنچا۔ لہٰذا جب رینجرز نے ایم کیو ایم پر ہاتھ ڈالا تو انہوں نے بڑی چیخ و پکار کی اور کلین اَپ آپریشن کو جانبدارانہ قرار دے دیا۔ دوسری طرف قانون نافذ کرنے والے یہ ادارے اس نتیجہ پر پہنچے کہ اگرچہ آپریشن کے نتیجہ میں بھتہ خوری اور دہشت گردی میں کمی واقع ہوئی ہے اور ٹارگٹ کلنگ کا تقریباً خاتمہ ہو گیا ہے لیکن ان جرائم کو اُس وقت تک جڑ سے اکھاڑ پھینکا نہیں جا سکتا جب تک معاشی دہشت گردی یعنی سرکاری اداروں میں دولت کی لوٹ مار کو روکا نہ گیا اور شہر میں وجود میں آ جانے والے مختلف مافیا کو قابو میں نہ لایا گیا۔ لہٰذا اپیکس کمیٹی میں باقاعدہ طے کیا گیا کہ قومی وسائل کی لوٹ مار کو روکا جائے۔ پیپلز پارٹی یہ سمجھتی تھی کہ یہ کام بھی ہمارے ذریعے ہو گا، لہٰذا شامت صرف اُن بددیانت افسران اور پرائیوٹ مافیا کی آئے گی جن کا اُن کے ساتھ کم از کم براہ راست تعلق نہیں لیکن فوج یہ جان چکی تھی کہ سندھ کے وسائل کو تو خود سندھ کی حکومت ہڑپ کر رہی ہے جسے آصف علی زرداری کی حمایت حاصل ہے۔ لہٰذا رینجرز نے حکومت کو بائی پاس کر کے مختلف محکمہ جات پر چھاپے

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان، نظامِ خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

5 تا 11 رمضان المبارک 1436ھ جلد 24
23 تا 29 جون 2015ء شمارہ 24

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: ایوب بیگ مرزا
نائب مدیر: محمد خلیق
ادارتی معاون: فریداللہ مروت

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، **طابع**: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی:

67-اے، علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو، لاہور-54000
فون: -36316638-36366638
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور-54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
publications@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 12 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک......450 روپے
بیرون پاکستان
انڈیا--------------------(2000 روپے)
یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (2500 روپے)
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (3000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
"مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے

''ادارہ'' کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

مارے۔ اسی دوران ماڈل گرل ریان بھی 5 لاکھ ڈالر دبئی لے جاتی ہوئی ائیرپورٹ پر گرفتار ہوگئی اور اُس کے ڈانڈے بھی پیپلز پارٹی دور کے وزیر داخلہ رحمان ملک کے ذریعے آصف علی زرداری سے ملتے تھے۔ آصف علی زرداری سمجھ گئے کہ اُن کی گردن میں رسہ ڈالنے کی تیاری ہورہی ہے اور اُن کا بچ نکلنا مشکل ہے۔ لہٰذا پیپلز پارٹی کے ایک اجلاس میں اُنہوں نے خودکش حملہ کردیا۔ اُنہوں نے فرمایا کہ میں چاہوں تو فاٹا سے لے کر کراچی تک سارا پاکستان بند کروا دوں اور جب تک میں نہیں کہوں گا پاکستان نہیں کھلے گا۔ اگرچہ عوامی سطح پر صورت حال یہ ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی سندھ کے چند دیہی علاقوں کے علاوہ سارے پاکستان سے واش آؤٹ ہو چکی ہے۔

ہم فوج کی معاشی دہشت گردی کے خلاف جہاد کی پوری تائید کرتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جن عوامل نے پاکستان کو تباہ و برباد کیا ہے اُن میں سرفہرست بدعنوانی، خیانت اور سرکاری وسائل کی لوٹ مار ہے۔ لہٰذا معاشرے میں موجود بددیانت اور بدعنوان عناصر پر لازماً آہنی ہاتھ ڈالنا چاہیے اور اُنہیں قرار واقعی سزائیں دی جانی چاہئیں لیکن، اور یہ ایک بہت بڑا لیکن ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ جنرل راحیل شریف جنہوں نے ملکی سطح پر بہت سے حوالوں سے بڑی عزت اور بڑا نام کمایا ہے اُنہیں خیر کا یہ کام بھی اپنے گھر سے شروع کرنا چاہیے۔ کون نہیں جانتا کہ ماضی میں جرنیلوں نے وسائل کی لوٹ مار میں سب کو پیچھے چھوڑ دیا تھا اور نیوز چینل کے ایک اینکر کے بقول ایسے نو سابق جرنیل ہیں جن کے خلاف مقدمات تیار پڑے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جنرل راحیل شریف کو عدل وقسط کے تقاضے پورے کرتے ہوئے پہلے اُن کا کورٹ مارشل کرنا چاہیے، اور اگر جرم ثابت ہو جائے تو پیٹی بھائی ہونے کا لحاظ ہرگز نہ رکھا جائے۔ تب جنرل صاحب کے پاس اخلاقی جواز موجود ہوگا کہ وہ نہ صرف پیپلز پارٹی بلکہ کسی بھی سیاسی یا مذہبی جماعت سے تعلق رکھنے والے لیڈر کو بلا لحاظ منصب عبرتناک سزا کا مستحق ٹھہرائیں۔ ہم یہاں یہ بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ آخر اصغر خان کیس میں مجرم ٹھہرائے گئے سیاست دانوں اور جرنیلوں کو بھی قانون کے مطابق کیوں سزا نہیں دی جا رہی؟ اصغر خان نے 1989ء میں یہ کیس دائر کیا تھا لیکن آج تک اس کو منطقی انجام تک نہیں پہنچایا گیا۔ قانون اندھا ہو اور اُس کا نفاذ بلا امتیاز ہو تب ہی معاشرہ سدھر سکے گا۔ آنکھوں والا قانون وقتی اور فوری اصلاح کرتا ہے، حقیقت میں وہ بدتر حالات کا پیش خیمہ بنتا ہے۔

جنرل راحیل شریف صاحب! پاکستان کے مسئلہ کو ایک دوسرے پہلو سے بھی دیکھنے کی ضرورت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا بھر کے تمام لوگ اپنے اپنے ملک سے محبت قومیت کی بنیاد پر کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں اُن کے جذبہ حب الوطنی کا تعلق وطن کی مٹی سے ہوتا ہے۔ ایک جغرافیائی حدود میں رہنے والے ایک قوم کی حیثیت سے اپنی ان جغرافیائی حدود کو مقدس سمجھتے ہیں چاہے اُن کا مذہب اور نسل کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ خدا را سمجھنے کی ضرورت ہے کہ پاکستان کا مسئلہ کچھ اور ہے۔ یہ نظریہ کی بنیاد پر وجود میں آیا تھا، اور تقسیم ہند کے موقع پر دنیا کی تاریخ کی سب سے بڑی ہجرت اس لیے ہوئی تھی کہ ایک نظریہ ایک ملک کی صورت اختیار کر رہا تھا۔ پاکستان کی بنیاد زمین نہیں، نظریہ تھی۔ پاکستان کی زمین کا بھی اگر کوئی تقدس ہے تو وہ اس لیے ہے کہ یہ ہم نظریہ لوگوں کی بستی ہے۔ اگر اس بستی کو کچھ ہوا تو اس نظریہ کی عملی تعبیر کہاں ہوگی؟ جو بسائی ہی اس لیے گئی تھی کہ جس نظریہ نے پندرہ سو سال پہلے عملی شکل اختیار کر کے دنیا کے ایک حصہ کو جنت نظیر بنایا لیا تھا، آج اس مادی دور میں جب کہ دجالی تہذیب اپنے پنجے معاشرے میں انفرادی اور اجتماعی سطح پر بُری طرح گاڑھ چکی ہے اور دنیا اپنی ظاہری چمک دمک کے باوجود انسانوں کے لیے جہنم بن چکی ہے، ایک بار پھر کم از کم دنیا کے اس گوشہ میں انسان کے جسم اور روح دونوں کو آسودہ ٹھکانہ مہیا ہو سکے۔ ایک بار پھر محمود و ایاز ایک ہی صف میں کھڑے نظر آئیں۔ ایک بار صاحب نصاب کو زکوٰۃ لینے والا ڈھونڈے سے نہ ملے۔

بدقسمتی سے اہل پاکستان خصوصاً مقتدر طبقات نے پاکستان کو بھی ایک عام ملک کی طرح ملک سمجھ لیا کہ اس سے بھی اس بنا پر محبت کی جائے کہ کچھ لوگوں نے اس پر اپنے گروندے بنا رکھے ہیں۔ گویا اپنی اصلی اور حقیقی بنیاد سے ہی ہٹ گئے۔ وہ یہ بات نہ سمجھ سکے کہ ہم نے یہ خطہ زمین ہی قومیت کی نفی کر کے حاصل کیا تھا۔ اب محض مانگے کے وسائل اور مانگے کی ٹیکنالوجی سے ہم اسے مضبوط و مستحکم بنا سکیں گے تو یہ کیسے ممکن ہے؟ ایک قطعہ زمین کے مشرق میں بنیاد کھود کر اگر آپ عمارت اُس کے مغرب میں کھڑی کر دیں گے تو وہ عمارت کتنا عرصہ کھڑی رہ سکے گی؟ ہم جو ہر وقت ڈانوا ڈول رہتے ہیں اور ہمارے پاؤں اکھڑے رہتے ہیں، چھوٹے چھوٹے طوفانوں سے پاکستان لرزنے لگتا ہے اور دشمن اس کے گرنے اور زمین بوس ہونے کی خبریں دیتے رہتے ہیں تو اس کی صرف اور صرف وجہ یہ ہے کہ ہم نظریۂ پاکستان کو کاغذوں اور کتابوں میں دفن کر چکے ہیں۔ اب تو ہمارے دشمن مودی نے بھی ہمیں اس نظریہ کی اہمیت یاد دلا دی ہے۔ اگر ہمارے مقتدر طبقات اس نظریہ کو عملی تعبیر دے کر پاکستان کو اسلامی فلاحی ریاست بنا دیں تو پھر مہاجر مہاجر نہیں رہے گا، کوئی سندھ کارڈ نہیں کھیل سکے گا، بلوچستان کی علیحدگی پسند تحریک اپنی موت آپ مر جائے گی۔ خدا را ہمت تو کیجیے، آگے تو بڑھیں، ایک بار آزمائیں تو سہی۔ خدا آپ کی مدد کرے گا اور پاکستان صحیح معنوں میں پاکستان بن جائے گا۔ اللہ ہمیں ہمت دے اور اُس جہاد کی توفیق عطا فرمائے جس کے نتیجہ میں پاکستان اسلامی فلاحی ریاست بن جائے جو عالمی خلافت کے قیام کے حوالہ سے پہلا قدم ہوگا، ان شاءاللہ۔ آمین ثم آمین!

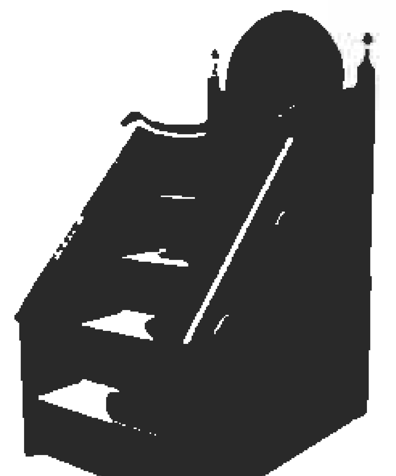

روزہ، رمضان اور قرآن

مسجد جامع القرآن قرآن اکیڈمی لاہور میں امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید حفظہ اللہ کے 12 جون 2015ء کے خطابِ جمعہ کی تلخیص

رمضان المبارک کا رحمتوں‘ برکتوں اور عظمتوں والا مہینہ ہم پر سایہ فگن ہونے والا ہے اور گمان غالب ہی نہیں‘ بلکہ قطعیت کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ اگلا جمعہ ماہ رمضان کا پہلا جمعہ ہوگا‘ ان شاء اللہ چنانچہ اس کی تیاری ہم نے آج سے کرنی ہے۔ گزشتہ جمعہ اسی تیاری کے حوالے سے گفتگو ہوئی تھی اور آج ’’روزہ‘ رمضان اور قرآن‘‘ کے خصوصی تعلق کے ساتھ رمضان کے حوالے سے ذہنی تیاری کے چند دوسرے پہلو زیر گفتگو آئیں گے۔

روزہ‘ رمضان اور قرآن کا خصوصی تعلق ہے۔ روزہ اور رمضان کا تعلق تو ظاہر ہے کہ اس ماہ میں روزہ رکھنا فرض قرار دیا گیا ہے‘ جبکہ رمضان اور قرآن کا بھی بہت گہرا اور خصوصی تعلق ہے۔ اور رمضان المبارک کے فضائل کی اصل وجہ ہی یہ ہے کہ اس ماہ میں قرآن مجید نازل ہوا اور اسی وجہ سے یہ مہینہ عظمتوں اور برکتوں والا قرار پایا۔

قرآن مجید ایسی چیز ہے جس کے ساتھ مس کر جائے تو وہ سونا بن جاتی ہے۔ ویسے تو سارے مہینے اللہ کے ہیں، سارے دن اللہ کے ہیں۔ ان میں اونچ نیچ کرنے کا ہمیں کوئی اختیار نہیں ہے۔ لیکن اللہ نے بعض دن رات کو باقیوں پر فضیلت دی ہے اور اگر تجزیہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ فضیلت کی بنیاد ’’قرآن‘‘ ہے۔ دیکھئے جس رات میں یہ قرآن مجید اُترا وہ لیلۃ القدر قرار پائی ہے اور اس رات کی فضیلت کیا ہے:

﴿لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ۬ۙ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَہۡرٍ (3) تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَ الرُّوۡحُ فِیۡہَا بِاِذۡنِ رَبِّہِمۡ ۚ مِنۡ کُلِّ اَمۡرٍ (4) سَلٰمٌ ۟ۛ ہِیَ حَتّٰی مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ (5)﴾

’’لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ (اس رات میں) اُترتے ہیں فرشتے اور روح اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لیے۔ سراسر سلامتی ہے۔ یہ (رات) رہتی ہے طلوع فجر تک۔‘‘

اس رات کی فضیلت کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((مَنْ قَامَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ)) (متفق علیہ) ’’جو شخص لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ اور اللہ سے اجر کی امید میں کھڑا رہا اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیے گئے۔‘‘

الغرض جس رات میں قرآن مجید نازل ہوا وہ رات عزت اور برکت والی قرار پائی اور جس مہینہ میں یہ نازل ہوا تو وہ تمام مہینوں سے افضل قرار پایا اور اللہ رب العزت نے اسے اپنا مہینہ ’’شہر اللہ‘‘ قرار دیا۔ اسی طرح جو دن قرآن کی تعلیم و تبیین کے لیے مخصوص ہوا یعنی

مرتب: حافظ محمد زاہد

جمعۃ المبارک تو وہ تمام دنوں میں افضل قرار پایا۔ اسی طرح جس شخص کا قرآن کے ساتھ ذہنی اور عملی ربط ہے اور اس نے قرآن کے پڑھنے پڑھانے کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا ہوا ہے تو وہ تمام انسانوں میں سب سے افضل ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

((خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَہٗ))

(صحیح البخاری)

’’تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن کو سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔‘‘

اس تجزیے سے معلوم ہوا کہ اس دنیا میں بعض چیزوں اور بعض دنوں کو باقیوں پر جو فضیلت حاصل ہے اس کی بنیاد یہ ہے کہ ان کا تعلق قرآن مجید سے ہے اور اسی تعلق کی بنا پر وہ افضل شمار ہوتے ہیں۔

رمضان المبارک کا مہینہ بھی قرآن کی نسبت کی وجہ سے باقی تمام مہینوں سے افضل ہے اور یہ مہینہ صحیح معنوں میں بہت ہی عظمتوں اور برکتوں والا ہے۔ کسی چیز کی عظمت اس شے کی رفعت اور توقیر ہوتی ہے‘ جبکہ برکت سے مراد یہ ہے کہ وہ شے انسانوں کے لیے بہت مفید ہے۔ اس ماہ میں یہ دونوں خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ یہ مہینہ ایک طرف عظمت والا بھی ہے اس لیے کہ نزولِ قرآن کا مہینہ ہے اور پھر یہ برکتوں والا بھی ہے اس لیے کہ اس میں نیک اعمال کا اجر کئی گنا بڑھ جاتا ہے اور اس میں نیکیاں اور اللہ کی رحمتیں سمیٹنے کے بہت زیادہ مواقع میسر آتے ہیں۔

اس مہینے میں تمام مسلمانوں پر روزہ رکھنا فرض کر دیا گیا ہے۔ اب ظاہر بات ہے کہ روزہ کی فرضیت اس پر ہے جو عاقل بھی ہو اور بالغ بھی۔ ہمارے جو بھی دینی احکام ہیں ان کے اندر یہ بات آپ نے پڑھی سنی ہوگی کہ وہ ہر عاقل اور بالغ پر فرض ہے۔ مثلاً نماز اور روزہ ہر عاقل اور بالغ پر فرض ہے۔ بالغ سے مراد وہ شخص ہے جو بلوغت کو پہنچ چکا ہو اور عاقل سے مراد یہ ہے کہ وہ شخص اپنے عقل و شعور میں ہو۔ یہ نہیں کہ وہ بے ہوش ہو یا اُس کی عقل جواب دے چکی ہے‘ جس کو آج کل ہم یوں کہہ دیتے ہیں کہ جس کا دماغی توازن خراب ہے۔ اب ایسا شخص جو دماغی توازن کھو چکا ہو دینی احکام کا مکلف نہیں ہے۔ اگر وہ نماز نہیں پڑھتا، روزہ نہیں رکھتا تو اللہ کے ہاں اس کی باز پرس نہیں ہوگی اس لیے کہ وہ ان چیزوں کا شعور ہی نہیں رکھتا۔ اسی طریقے سے روزہ میں یہ سہولت بھی ہے کہ مریض اور مسافر بھی روزہ چھوڑ سکتے ہیں‘ لیکن صحت یاب اور مقیم ہونے کے بعد ان پر روزوں کی تعداد پوری کرنی لازم ہے۔

گزشتہ جمعہ ہم نے رمضان المبارک کے حوالے سے حضرت سلمان فارسیؓ سے مروی رسول اللہ ﷺ کے ایک بلیغ خطبہ کا مطالعہ کیا تھا جس میں رسول اللہ ﷺ نے اس ماہ کی تین خصوصیات کا ذکر فرمایا تھا۔ پہلی خصوصیت یہ تھی کہ یہ صبر کا مہینہ ہے اور اس میں انسان کے صبر کا امتحان ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس ماہ کے روزے فرض کیے گئے ہیں اور روزے کی حالت میں انسان تمام پاکیزہ اور جائز چیزوں سے بھی رکتا ہے۔ مثلاً آپ آفس کے لیے جائیں تو جون جولائی کے روزوں میں صبح دس بجے ہی شدید پیاس کا عالم ہو گا۔ اب بہترین مشروبات آپ کے پاس فریج میں پڑے ہوئے ہیں‘ لیکن آپ نے اپنے آپ کو ان سے روکنا ہے۔ چنانچہ یہ مہینہ صبر کی ٹریننگ کا ہے اور اس ٹریننگ کا حاصل یہ ہے کہ انسان کے اندر تقویٰ پیدا ہو جائے اور انسان اپنے آپ کو اتنا مضبوط کر سکے کہ پھر سال کے بقیہ گیارہ مہینوں میں حرام اور ناجائز سے، گناہ اور منکرات سے بچ سکے۔

رمضان المبارک کی دوسری خصوصیت یہ بیان کی گئی کہ یہ غم خواری‘ ہمدردی اور بھائی چارے کا مہینہ ہے۔ لہٰذا اس ماہ میں خصوصیت کے ساتھ ایک دوسرے کے غم کو شیئر کرنا چاہیے‘ دوسروں کے ساتھ اچھا سلوک اور ایسے اعمال کرنے چاہئیں جن سے باہمی محبت بڑھتی ہو۔ روزہ رکھ کر انسان کو احساس ہوتا ہے کہ فاقہ یا بھوک کس کو کہتے ہیں اور تب خیال آتا ہے کہ جن کو دو وقت کی روٹی میسر نہیں ہے ان کی حالت کیا ہو گی۔ اس سے گویا ہمدردی کے جذبات جنم لیتے ہیں اور پھر ان جذبات کو آگے پروان چڑھانے کے لیے اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں کچھ مشورے بھی دیے ہیں جس میں سے ایک یہ ہے کہ لوگوں کو روزہ افطار کرایا جائے۔ اس سے ایک تو بھائی چارے کی فضا قائم ہو گی اور دوسرا یہ ہے کہ روزے کے برابر اجر و ثواب بھی ملے گا۔

دیکھئے‘ ہر معاشرے میں دو طبقات ہوتے ہیں: ایک طبقہ اُمراء کا ہے اور ایک طبقہ غرباء کا۔ بالعموم ہمارا حال یہ ہو گیا ہے کہ جو اُمراء ہیں انہیں کوئی پروا نہیں کہ بیچارے غریب اور محنت کش کس کس طرح سے گزارا کر رہے ہیں‘ کس کسمپرسی میں جی رہے ہیں اور ان کے کیا مسائل ہیں۔ تعیش تو دور کی بات ہے‘ انہیں دو وقت کی روٹی بھی مشکل سے میسر آتی ہے اور اگر کوئی بیمار پڑ جائے تو دوا لانا ان کے لیے کتنا بڑا عذاب بن جاتا ہے۔ دوسرا طبقہ فقراء کا ہے اور وہ دیکھتے ہیں کہ یہ امراء اپنی پُرتعیش زندگی میں ایسے مگن ہیں کہ انہیں ہماری کوئی پروا ہی نہیں ہے‘ ہمارے معاملات سے ان کو کوئی غرض نہیں ہے اور ان کا ہمارے ساتھ رویہ ایسے ہے جیسے ہم کوئی کمتر اور گھٹیا مخلوق ہوں۔ اس طرح کے احساسات سے ان دونوں طبقات میں فاصلہ اور بیریر بڑھتا رہتا ہے۔ اس بیریر کو توڑنے اور اس کو ختم کرنا کی اشد ضرورت ہے۔ اگر صحیح معنوں میں اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہو جائے تو یہ فاصلہ بہت حد تک کم ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اس مہینے میں اپنے اعمال و افعال سے اس بیریر کو کم سے کم کرنے کی کوشش ہونی چاہیے۔

رمضان المبارک کی تیسری خصوصیت رسول اللہ ﷺ نے یہ بیان کی کہ اس ماہ مبارک میں اہل ایمان کے رزق میں اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ عام انسانی حساب کتاب (calculation) تو یہ ہے کہ اگر میں روزہ رکھوں گا تو میری قوت کار گھٹے گی اور بھوک پیاس کی شدت سے آٹھ دس گھنٹوں کے بجائے چار پانچ گھنٹوں کے بعد ہی تھک ہار کر میں کام بند کر دوں گا۔ اس طرح میری کمائی کم ہو جائے گی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس اندیشے کو ختم کرتے ہوئے فرمایا کہ روزہ رکھنے سے رزق میں کمی نہیں ہو گی‘ بلکہ بندۂ مؤمن کے رزق میں اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ وہ کیسے ہوتا ہے‘ یہ اللہ کے کام ہیں اور اللہ ہمارے نپے تلے پیمانوں کا محتاج نہیں ہے۔ ہمیں تو بس رسول اللہ ﷺ کے فرمان پر یقین ہونا چاہیے اور جس کو یقین ہو گا وہ محسوس بھی کرے گا کہ واقعی رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔ البتہ جس کو پہلے ہی کھٹکا ہو گا کہ نہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے تو وہ محروم ہی رہے گا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک قانون ایک حدیث قدسی میں یوں بیان کیا گیا ہے کہ میں اپنے بندوں کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں۔ وہ میرے بارے میں جو بھی گمان رکھتا ہے تو میں اس کے ساتھ وہی سلوک کرتا ہوں۔

رسول اللہ ﷺ نے اس خطبہ میں افطاری کرانے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جس نے کسی روزہ دار کو افطار کرایا تو یہ اس کے گناہوں کی مغفرت اور آتش دوزخ سے آزادی کا ذریعہ ہو گا۔ اور اس کو روزہ دار کے برابر ثواب دیا جائے گا‘ بغیر اس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی کی جائے۔ اس پر درویش صحابہ کو تشویش لاحق ہوئی کہ ہم تو خود کئی کئی دن فاقے سے ہوتے ہیں تو ہمارے لیے تو یہ ممکن نہیں ہے کہ ہم کسی روزے دار کو افطار کروائیں۔ گویا ہم اس اجر و ثواب سے محروم ہو گئے اور یہ تو صرف ان کے حصے میں آیا جو مالدار ہیں‘ جن کے پاس زیادہ ہے۔ یہ ہے صحابہ کرامؓ کا مسابقت کا جذبہ! انہوں نے کبھی یہ شکوہ نہیں کیا کہ اللہ نے ان کو زیادہ کیوں دیا ہے اور ہم محروم کیوں ہیں۔ البتہ جب اجر و ثواب کی بات آئی تو انہوں نے فوراً کہا کہ مالداروں کے پاس تو اجر و ثواب کے مواقع ہیں جبکہ ہم اس اجر و ثواب میں پیچھے رہ جائیں گے اس لیے کہ ہمارے پاس تو کوئی وسائل ہی نہیں ہیں۔ چنانچہ یہ ہے ان کی سوچ اور اس پر اللہ کے رسول ﷺ نے ان کو تسلی دی کہ اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی دے گا جو دودھ کی تھوڑی سی لسی پر یا ایک کھجور پر یا صرف پانی ہی کے ایک گھونٹ پر کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرا دے۔

ہمارے ہاں عمومی طور پر افطاری کا رواج یہ ہے کہ لوگ اپنے دوست احباب کو افطاری کرواتے ہیں۔ یہ اچھی بات ہے اور اس سے بھی مواخات‘ باہمی محبت اور بھائی چارگی میں اضافہ ہوتا ہے۔ لیکن افطاری کے اصل مستحق وہ ہیں جنہیں عام حالات میں دو وقت کا کھانا بھی میسر نہیں ہوتا۔ اور جن کے اور ہمارے درمیان ایک بیریر پہلے سے موجود ہے‘ ان کو قریب لانا، ان کو شریک کرنا اور ان کے ساتھ مل بیٹھ کر افطار کرنا‘ اصل مقصود یہ ہے اور یہی رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کی روح ہے۔

ایک حدیث میں کسی بھوکے کو کھانا کھلانے کی فضیلت یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ قیامت کے دن حضور ﷺ ان کو اپنے حوض سے مشروب پلائیں گے۔ احادیث میں مذکور میدانِ حشر کے سخت مراحل کی تفصیل پڑھیں تو انسان پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ لیکن جس خوش نصیب کو حضور ﷺ کے حوض کا ایک گھونٹ بھی میسر آ جائے تو وہ ان تمام سخت مراحل سے بخیر و عافیت گزر جائے گا اور پیاس اسے تنگ نہیں کرے گی یہاں تک کہ وہ جنت میں پہنچ جائے گا۔ (یا اللہ عزوجل! ہمیں بھی ان خوش نصیب لوگوں کے شامل فرما۔ آمین!)

اس خطبہ کے آخر میں رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک کے تینوں عشروں کی الگ الگ خصوصیات ذکر فرمائی ہیں۔ پہلا عشرہ ’’رحمت‘‘ ہے۔ اس میں اگر انسان محنت کر لے تو اللہ کی رحمت اس کو حاصل ہو جائے گی اور اس ماہ مبارک میں اللہ کی رحمت گویا ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی مانند ہو جاتی ہے۔ اس ماہ کا درمیانی عشرہ ’’مغفرت‘‘ کے حصول کا ہے جو ہماری بہت بڑی ضرورت ہے۔ اگر اللہ ہماری خطاؤں

سے درگزر فرمائے اور ہمارے گناہوں کو معاف کر دے تو گویا جنت میں داخلے کی آخری رکاوٹ دور ہو جاتی ہے۔ جبکہ اس ماہ کا آخری عشرہ ''آتشِ جہنم سے آزادی'' کا ہے۔ اگر انسان آخری حصے میں محنت کر لے اور آخری عشرے کی راتوں کو قرآن کے ساتھ گزار لے تو وہ جہنم سے بچ گیا اور قرآن مجید میں اس کو بڑی کامیابی قرار دیا گیا ہے:

﴿فَمَنۡ زُحۡزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدۡخِلَ الۡجَنَّةَ فَقَدۡ فَازَ ؕ﴾ (آل عمران:185)

''تو جو کوئی بچا لیا گیا جہنم سے اور داخل کر دیا گیا جنت میں تو وہ کامیاب ہو گیا۔''

روزہ کی فضیلت کے حوالے سے بس اتنا جان لیجیے کہ جملہ عبادات میں سے روزہ وہ واحد عبادت ہے جس کے بارے میں احادیث میں یہ الفاظ آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ((اَلصَّوۡمُ لِیۡ وَاَنَا اَجۡزِیۡ بِہٖ)) (صحیح البخاری) ''روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا''۔ بعض لوگوں نے اعراب کے تھوڑے سے فرق سے ((اَلصَّوۡمُ لِیۡ وَاَنَا اُجۡزٰی بِہٖ)) اس کا معنی یہ کیا ہے: ''روزہ میرے لیے ہے اور میں (یعنی میری ذات) ہی اس کا بدلہ ہے۔''

روزے کے اجر کے ضمن میں اس بات کو سمجھ لیجیے کہ ایک قاعدہ تو قرآن نے یہ بیان کیا ہے کہ جو برائی کرے گا اسے اسی کے مثل سزا دی جائے گی۔ لیکن جو نیک کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے اعمال میں کم سے کم دس گنا اجر لکھ دے گا۔ پھر بعض اعمال کا بہت زیادہ اجر ہے جیسے انفاق فی سبیل اللہ کا اجر سات سو گنا تک ہے:

﴿مَثَلُ الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنۡۢبَتَتۡ سَبۡعَ سَنَابِلَ فِیۡ كُلِّ سُنۡۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ﴾ (البقرہ:261)

''مثال ان کی جو اپنے مال اللہ کی راہ میں (اللہ کے دین کے لیے) خرچ کرتے ہیں ایسے ہے جیسے ایک دانہ کہ اُس سے سات بالیاں (خوشے) پیدا ہوں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں۔''

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے طے کر رکھا ہے کہ ہر نیکی کا دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک اجر ہے۔ لیکن روزہ اس قاعدہ کلیہ سے مستثنیٰ ہے اس لیے کہ یہ خاص اللہ کے لیے ہے اور اللہ ہی اس کی جزا دے گا۔ کہنے والا شہنشاہِ ارض و سماوات ہے اور وہ جو جزا دے اس کے بارے میں ہم سوچ بھی نہیں سکتے اور وہ کسی حدود و قیود اور پیمانے میں نہیں آسکتی۔

روزہ کی ایک فضیلت یہ ہے کہ روزہ داروں کے لیے جنت کا ایک دروازہ مخصوص ہے جس میں سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے' اُن کے علاوہ کوئی اور اس دروازہ سے داخل نہیں ہوگا۔ حضرت سہل بن سعد سعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ فِی الۡجَنَّةِ بَابًا یُقَالُ لَهُ الرَّیَّانُ یَدۡخُلُ مِنۡهُ الصَّائِمُوۡنَ یَوۡمَ الۡقِیَامَةِ، لَا یَدۡخُلُ مِنۡهُ اَحَدٌ غَیۡرُهُمۡ، یُقَالُ: اَیۡنَ الصَّائِمُوۡنَ؟ فَیَقُوۡمُوۡنَ، لَا یَدۡخُلُ مِنۡهُ اَحَدٌ غَیۡرُهُمۡ، فَاِذَا دَخَلُوۡا اُغۡلِقَ فَلَمۡ یَدۡخُلۡ مِنۡهُ اَحَدٌ)) (متفق علیہ)

''یقیناً جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ''ریّان'' (تروتازگی) کہا جاتا ہے' اُس دروازہ سے قیامت کے دن روزے دار داخل ہوں گے' ان کے علاوہ کوئی اُس سے داخل نہیں ہوگا۔ کہا جائے گا کہاں ہیں روزے دار؟ تو وہ کھڑے ہو جائیں گے۔ اس دروازے سے ان کے علاوہ کوئی اور داخل نہ ہوگا۔ پس جب وہ داخل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا اور کوئی اس میں داخل نہ ہو سکے گا۔''

اللہ تعالیٰ ہمیں روزہ' رمضان اور قرآن کے خصوصی تعلق کو سمجھتے ہوئے اس ماہ مبارک میں صحیح معنوں میں وہ اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس ماہ میں کیا کرتے تھے۔ آمین یارب العالمین!

پریس ریلیز 19 جون 2015ء

معاشی دہشت گردی ناسور ہے جس کا قلع قمع کرنا لازم ہے

ہر اُس شخص، ادارے یا جماعت کے خلاف بلا امتیاز سخت کارروائی کریں گے جو پاکستان کے قومی وسائل کی لوٹ مار میں ملوث ہے

حافظ عاکف سعید

معاشی دہشت گردی ایک ناسور ہے جس کا قلع قمع کرنا لازم ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر حافظ عاکف سعید نے ایک بیان میں کہی۔ اُنھوں نے کہا کہ کراچی میں ایم کیو ایم اور پاکستان پیپلز پارٹی فوجی آپریشن کی پُرجوش حمایتی جماعتیں تھیں لیکن جب اس آپریشن سے دونوں جماعتوں کے سیاسی اور مالی مفادات پر زد پڑی تو یہی جماعتیں آپریشن کے خلاف چیخ و پکار کرنے لگیں۔ آصف علی زرداری نے پاکستان کے دفاعی اداروں کے خلاف جو زبان استعمال کی وہ انتہائی نامناسب ہے۔ البتہ آصف علی زرداری نے جن سابق جرنیلوں پر الزامات لگائے ہیں اُن کے بارے میں تحقیقات ہونی چاہیے اگر اُن میں سے کوئی ایک الزام بھی درست ہے تو جنرل راحیل شریف کو صفائی کا یہ عمل اپنے محکمہ سے شروع کرنا چاہیے۔ یہی عدل و انصاف کا تقاضا بھی ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ جنرل راحیل شریف ایک عملی آدمی ہیں ہم اُن سے توقع کرتے ہیں کہ وہ مخالفین کا منہ بند کرانے کے لیے ہر اُس شخص، ادارے یا جماعت کے خلاف بلا امتیاز سخت کارروائی کریں گے جو پاکستان کے قومی وسائل کی لوٹ مار میں ملوث ہے۔ اس سے انہیں ملک بھر میں بدعنوان افراد اور اداروں کے خلاف کارروائی کرنے کا اخلاقی جواز بھی حاصل ہو جائے گا۔ ہم توقع کرتے ہیں کہ جنرل راحیل شریف اِس حوالہ سے سول اور ملٹری کرپشن میں کوئی فرق نہیں کریں گے نہ جرنیلوں سے کوئی رعایت کی جائے گی اور نہ ہی وہ آصف علی زرداری کی بلیک میلنگ کا شکار ہوں گے۔

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی)

......جیا نہیں جاتا

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

اپنے خطے میں چہار جانب سے پاکستان دشمن بیانات کی آندھیاں چل رہی ہیں۔ بنگلہ دیش میں حسینہ واجد اور مودی نے شانہ بہ شانہ سقوط ڈھاکہ کے زخموں پر نمک چھڑکا ہے۔ ڈٹ کر پاکستان توڑنے کی سازش میں بھارتی کردار کا اعتراف خود مودی نے کیا اور اس پر اٹل بہاری واجپائی کو انعام سے حسینہ نے نوازا۔ اس سے پہلے پاکستان بچانے میں حصہ لینے کے شبہ میں پے در پے پھانسیاں جماعت اسلامی بنگلہ دیش کے قائدین کو دی جا چکی ہیں۔ گزشتہ 15 سالوں میں امریکہ کی خوشنودی کی خاطر بھارت کے لیے جو محبت بھرے جذبات ابھارے گئے اور امن کی آشائیں نوجوان نسل کے ذہنوں میں بوئی گئیں، یہ اس کا ڈراپ سین ہے۔ بھارتی فلموں، حسیناؤں، حرافاؤں سے بھرے اخبارات کے صفحات پاک بھارت دوستی کے شوق میں رواج پا گئے۔ اُدھر یکایک بھارت میں یکے بعد دیگرے کف آلود وزیر دھمکیوں اور دشنام طرازی پر اتر آئے ہیں۔ وزیر دفاع اور وزیر داخلہ کے بعد اب بھارتی وزیر اطلاعات سرگرم ہوئے ہیں۔ پہلے گلگت اور آزاد کشمیر کے حوالے سے ہرزہ سرائی اور اب (امریکی لب ولہجے میں) خطرے کی بو سونگھتے ہی Pre-emptive حملہ کرنے کی دھمکی دی ہے۔ چھاج بولا تو چھلنی کیوں خاموش رہتی۔ سو اُدھر سے (امریکی کٹھ پتلی) اشرف غنی نے پاکستان پر 14 سال سے غیر علانیہ جنگ، افغانستان کے خلاف جاری رکھنے کا الزام جڑ دیا! لو وہ بھی کہہ رہے ہیں یہ بے ننگ و نام ہے! برٹس بھی بول پڑا!! چودہ سال امریکہ کے شانہ بہ شانہ افغانستان کو طالبان سے محفوظ کرنے کے لیے کمر توڑ جنگ لڑی، تا آنکہ پرویز مشرف نے سی این این کو انٹرویو دیتے ہوئے شکوہ کیا کہ ہم نے امریکہ مخالفین کو دہشت گرد قرار دیا مگر امریکہ نے پاکستان دشمنوں کو دہشت گرد قرار نہیں دیا۔ (ہم بلوچستان بھگت رہے ہیں) ان کی محبت میں علانیہ جنگ اپنے قبائل کے خلاف لڑی آج یہ غیر علانیہ کا طعنہ سننے کو! پاکستان کی قربانیوں کے صدقے اشرف غنی کرسی پر بیٹھے صدارت فرما رہے اور ہمارے ہی لتے لے رہے ہیں۔ ہم نے پاکستان دوست طالبان حکومت الٹ کر طورخم تا چمن سرحدی پشتون علاقے میدانِ جنگ بنا لیے۔ آج ہم جہاں کھڑے ہیں، ازلی دشمن بھارت کی گھرکیوں اور بے وفا اشرف غنی، دانت نکوستی حسینہ واجد کے درمیان، بات صرف قرار دادوں سے نہیں بنے گی۔ خدانخواستہ بھارت دست دراز ہوا تو امریکہ، چین پر تکیہ کرنے کی خوش فہمی کی گنجائش کتنی ہے، ہم بھی جانتے ہیں۔ حقیقت پسند بنئے۔ مغربی جمہوریت نے قرار دادیں، مظاہرے، پتلے جلانے سکھا دیے ہیں۔ سو خونخوار دشمن کے مقابلے میں ہم یہ تینوں کام کرکے پھر باہم سر پھٹول میں مصروف ہیں۔

کراچی میں رینجرز اور سیاست دانوں کے مابین گرما گرمی جاری ہے۔ ملک کے اندر الجھی، بکھیری ہوئی فوج کو ساتھ ساتھ ملک کی باگ ڈور سنبھال لینے کے مشورے دینے والے ستم ظریف مشیر بھی موجود ہیں۔ بھارت سے نمٹنے کو تیار ہیں والی قرار داد کے پس منظر میں ذرا گھر کا حال بھی دیکھ لیں! یہ جہاد آپریشنوں میں مصروف فوج کرے گی؟ دھرنا دار عمران خان کے جتھے کریں گے؟ ایگزیکٹ والے کریں گے؟ نوجوان قوم کا سرمایہ اور مستقبل ہوتے ہیں۔ ان کا حال دیکھئے۔ پے در پے دو دن کی خبریں ہیں۔ وفاقی اردو یونیورسٹی میں طلبہ گروپوں کا تصادم۔ (پختون اور سرائیکی طلبہ کی دو تنظیمیں) 20 طلبہ زخمی، 40 گرفتار۔ اگلا معرکہ ہزارہ یونیورسٹی میں پختون اور ہزارہ طلبہ کے مابین ہوا۔ 15 طلبہ زخمی۔ بلوچستان پہلے ہی باغی بلوچ نوجوانوں کے ہاتھوں یرغمال بنا ہوا ہے۔ تقسیم در تقسیم معاشرہ۔ اسلام، نظریۂ پاکستان ہم دہشت گردی کی جنگ کی خاطر بھلا چکے، دفن کر چکے۔ ہمیں وجود میں لانے اور بچانے، بکھرنے سے محفوظ رکھنے والا واحد عنصر نظریہ تھا۔ اس شناخت میں ہر شناخت گم ہو کر مسلم اتحاد واخوت کی یگانگت ابھرتی ہے، جسے ہم نے بڑی محنت سے ابلاغ، دانشور، نصاب، داخلہ خارجہ پالیسی، ہر سطح پر ختم کیا ہے۔

امت سے الگ ہونے کو پہلے مشرفی نعرہ ''سب سے پہلے پاکستان'' اور پھر اندر تقسیم کرنے کو سرائیکی، ہزارہ و دیگر قومیتوں کو اجاگر کیا۔ مسلم شناخت کھونے کے دیگر جتن میڈیائی ناچ رنگ، کیٹ واک، فیشن شوز پھیلانے پر مامور 78 چینل ہیں۔ اخلاقی کھوکھلا پن اور گراوٹ مادر پدر آزاد نجی مخلوط تعلیمی اداروں میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ سر پر جیل لگا کر بال کھڑے کیے جین میں پھنسے مخبوط الحواس نوجوانوں کے ریوڑ جنہیں موبائیلوں سے سر اٹھانے کی فرصت نہیں۔ نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے! بھارت کے مقابل جس غیرت مند نوجوان کی ضرورت تھی وہ سب آخر کہاں گئے۔ جہاد ممنوع ہو گیا۔ سو وہ عقوبت خانوں میں پھینک کر بھلا دیے گئے۔ بازوئے شمشیر زن جو ہماری مضبوط ترین دفاعی قوت تھی، وہ آپریشنوں کی نذر ہو کر مفلوج ہو گیا۔ بہادر پختون نظریے سے محروم کر کے اب سرائیکی پنجابی لڑائیاں لڑنے میں ہم نے مصروف کر دیئے۔ رہے بھارت کے خلاف سر بکف قرار داد دیئے ارکانِ پارلیمنٹ، تو ان کی تو پہلے ہی کمر میں چک پڑی ہوئی ہے۔ شاد باد اے مرگِ عیسیٰ آپ ہی بیمار ہے۔ ان کے علاج معالجے کی مد میں سال بھر میں 20 کروڑ سے زائد اٹھ چکے ہیں۔ (یہ صرف ارکان قومی اسمبلی اور سینیٹرز ہیں۔ صوبائی اسمبلیوں کے مریضان علاوہ ازیں ہیں) ان کی اکثریت رپورٹ کے مطابق شوگر، جگر، معدے کے امراض اور ہیپاٹائٹس میں مبتلا ہیں۔ میٹرو بس رواں دواں ہے نئی نویلی، اسلام آباد میں۔ کرایہ 20 روپے ہے (باقی 80 فیصد ہماری جیب سے ادا ہوتا ہے)۔ تاہم وزیر اعلیٰ پنجاب کے ہیلی کاپٹر کا ماہانہ خرچ 30 لاکھ ہے۔ (وہ مائیک توڑ تقاریر میں یہ شعر شاید اسی لیے پڑھتے ہیں: اس نظام زر کو اب برباد ہونا چاہیے!)

روہنگیا پر عالمی ضمیر کے خراٹے توڑنے کو بالآخر ایک ایک کر کے نیم خوابیدہ کیفیت میں بیان جاری ہونے لگے ہیں۔ پاکستان سے وزیر داخلہ نے طویل خاموشی توڑ کر ہمدردی بھرا بیان جاری کر دیا ہے (اندرون کی ناراضگیاں چلتی ہیں سو داخلہ کی بجائے خارجہ بیان دے ڈالا)۔

حتیٰ کہ لال مسجد فیم ق لیگ نے بھی دفتر برائے روہنگیا قائم کر دیا! چندے وصول کریں گے؟ انہیں یہاں لا کر آباد کریں گے؟ کسی مسلمان ملک نے اس قیامت پر جو ہمارے مسلم بھائیوں، عورتوں، بچوں پر توڑی گئی، برما سے سفارتی تعلقات نہ توڑے۔ سرزنش تک نہ کی۔ خلیجی ممالک، سعودی عرب نے معاشی دباؤ تک استعمال نہ کیا۔ وہ سسک سسک کر بدترین مظالم اور بالآخر سمندروں میں بھٹکتے جانیں دیتے رہے! 21 ویں صدی وحشت اور بربریت کی ریکارڈ توڑ صدی بن رہی ہے۔ 15 سالوں میں اس زمین نے مسلمانوں کے خون کی ندیاں پی لی ہیں۔ جنگل کے وحشی درندے، انسان کی درندگی سے بولائے پڑے ہیں۔ انسان ہونا بھیڑیوں کے ہاں بھی گالی بن گئی ہے (اپنی اولاد سے کہتے ہوں گے: بھیڑیا بن انسان نہ بن)۔ جو مناظر برما، غزہ، شام نے دکھائے ہیں۔ بشار الاسد کو پوری دنیا نے جس سفاکی سے پشت پناہی فراہم کی ہے۔ لاکھوں مسلمانوں کا خون پی جانے والی اس بلا کے پیچھے امریکہ، نیٹو، روس، چین سب یک جا ہیں۔ بیرل بموں اور کیمیائی حملوں کا لقمہ بنتے معصوم بچے پہاڑوں کا سینہ غم سے شق کرنے کو کافی ہیں۔ ان مظلوموں کی آہ و بکا کی آگ اور دھوئیں سے دنیا جہنم زار بنتی جا رہی ہے۔ رہی سہی کسر عدل چنگیزی کے فیصلوں سے پوری ہو جاتی ہے۔ تیونس کے مفرور لٹیرے صدر اور ان کے بدعنوان خاندان کی 114 شخصیات کی ضبط شدہ املاک واپس کرنے کا حکم تیونسی عدلیہ نے سنایا ہے! پوری مسلم اُمہ کی کہانی بلا استثناء ایک ہے۔ تیونس کے زین العابدین اور مصری حسنی مبارک ہیں بنگلہ دیشی حسینہ واجد۔ وگرنہ کٹھ پتلی اشرف غنی دیکھ لیجیے......! رہے امت کے عوام تو وہ اس حال میں ہیں کہ:

جی رہے ہیں جیا نہیں جاتا
مر رہے ہیں قضا نہیں آتی

☆☆☆

دعائے صحت

☆ تنظیم اسلامی حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کی مقامی تنظیم نوشہرہ کے رفیق محترم جناب نواز علی ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے علیل ہیں اور ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔

قارئین اور رفقاء واحباب سے بھی ان کے لیے دعائے صحت کی اپیل کی جاتی ہے۔

ماہِ رمضان المبارک: پیغامِ صحت

شمیم احمد

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (۱۸۳)﴾

''اے ایمان والو! تمہارے اوپر روزے فرض کیے گئے ہیں، جیسا کہ (یہ روزے) تم سے پہلوں پر فرض کئے گئے تھے، تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ''

اللہ رب العزت نے اس آیت میں ایمان والوں کو متوجہ کرتے ہوئے یہ پیغام دیا کہ ﴿كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ﴾ تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں اور کیوں فرض کیے گئے؟ وہ مقصد بھی بتا دیا: ﴿لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

معلوم ہوا کہ روزے کا اصل مقصد تقویٰ کا حصول ہے۔ تقویٰ اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلال کا وہ احساس ہے جو انسان کے اندر اچھی صفات پیدا کر کے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے باز رکھتا ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ انسان کے اندر خوف خدا، فکر آخرت اور عبادت کا ذوق شوق بڑھتا ہے۔ روزے کا مقصد یہی ہے کہ جسم کو بھوکا رکھ کر اس کی حیوانیت کو دبا دیا جائے، اس سے روح کو قوت ملتی ہے اور دل کے اندر خود بخود رقت ونرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ روزے کے باقی جتنے بھی فوائد ہیں وہ ثانوی ہیں، اصل مقصود تقویٰ ہے۔ ذیل میں روزے کے جسمانی فوائد سے قارئین کو آگاہ کرنا مقصود ہے۔

گرمی کے اس موسم میں مختلف قسم کے پھلوں کے علاوہ سب سے زیادہ پسندیدہ پھل آم ہوتا ہے۔ آم اچھی طرح دھو کر ٹھنڈے کر کے استعمال کرنے چاہئیں۔ آم کھانے کے بعد آٹھ دس جامن کھا لیے جائیں یا دودھ کی لسی پی لی جائے تو جسم کو مکمل غذا کی فراہمی ہو جاتی ہے۔ کھانا تازہ کھانا چاہیے۔ اس کے ساتھ لیموں کا سرکہ، املی، آلو بخارا یا پودینے کی چٹنی ضرور کھانی چاہیے۔ اس طرح آپ ہاضمے کی خرابی اور متلی وغیرہ سے بچے رہیں گے۔ صحت اچھی، جسم توانا اور محفوظ رہے گا تو آپ اطراف کی خوشنما فضا سے بھی لطف اندوز ہو سکیں گے۔

موسم گرما میں پانی زیادہ پینا چاہیے۔ خاص کر معدے کی تیزابیت، گردے اور قبض کے مریضوں کو زیادہ مقدار میں پانی پینے کا اہتمام کرنا چاہیے۔ پانی جسم کے کیمیائی افعال کے لیے ضروری ہے۔ غذا کو ہضم کرتا ہے، فضلات کا اخراج کرتا ہے، بدن کے درجہ حرارت کو بڑھنے نہیں دیتا اور یکساں رکھتا ہے۔ جو لوگ شب وروز پنکھے کی فضا سے لطف اندوز ہوتے ہیں انہیں پانی کی زیادہ مقدار کی ضرورت ہوتی ہے۔ پنکھے کی ہوا جسم کی رطوبات خشک کر دیتی ہے، اس طرح جسم میں پانی کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔ بدن میں پانی کی مقدار کم ہونے سے مختلف عوارض لاحق ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ پانی کے علاوہ جو کا ستو، لیموں کی سکنجبین، املی، آلو بخارا کا پانی، گنے کا رس، تخم بالنگا اور پھلوں کا رس افطار کے لیے بہترین قدرتی اور ذائقے دار مشروب ہیں۔ ڈاکٹروں کی تحقیق کے مطابق ایک مہینے کے روزے رکھنے سے بہت سی بیماریاں انسان کے جسم سے خود بخود ختم ہو جاتی ہیں۔

روزوں کا جسمانی طور پر بھی فائدہ ہے اور روحانی طور پر بھی۔ کئی ایسے لوگ بھی ہیں کہ جن کے گھر کا صرف کچن غریب آدمی کے پورے گھر سے زیادہ مہنگا ہوتا ہے۔ پورا سال وہ اپنی مرضی سے کھاتے پیتے ہیں۔ اگر رمضان کے روزے فرض نہ ہوتے تو ہو سکتا ہے انہیں یہ پتا بھی نہ چلتا کہ غریب آدمی اپنے گھر میں بچوں کے ساتھ کس طرح بھوکا رہتا ہے اور اس پر کیا گزرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے روزے فرض کر کے ہمارے اوپر احسان کیا۔ انسان جب سارا دن کچھ نہ کھائے نہ کچھ پیے تب احساس ہوتا ہے کہ جو بھوکا رہتا ہو گا اس کی کیا کیفیت ہوتی ہو گی۔ یوں روزہ حقوق العباد کے ادا کرنے کا ہمیں احساس اور ترغیب دلاتا ہے۔ وقت بے وقت کھانے، نشاستہ دار اور ثقیل غذاؤں کی کثرت یا ہاضم رطوبات کی کمزوری کی وجہ سے کبھی پیٹ میں درد، اپھارہ، دست یا قے کی علامت ظاہر کر کے ہمارا

معدہ ہم سے آرام کا مطالبہ کرتا ہے، تب بھی ہم کھانا بند نہیں کرتے اور مستقل خرابی ہضم کے مریض بن جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سال کے بعد ایک ماہ کے روزے فرض کر کے ہمیں اپنی صحت درست رکھنے اور تازہ دم رہنے کا علاج تجویز فرمایا ہے۔

ایک روزے دار جو حافظ قرآن بھی تھے، ان کا سارا دن چلنے پھرنے کا کام تھا۔ روزے کی حالت میں پیاس سے برا حال ہو جاتا تھا۔ رات کو تراویح بھی پڑھاتے تھے۔ ان کا پورا رمضان تھکاوٹ اور تکلیف میں گزرتا۔ ان کو سحری میں آدھے گلاس دودھ میں آدھا گلاس پانی ملا کر اور ایک چٹکی نمک شامل کر کے پینے کی ہدایت کی، یوں ان کا روزہ بہت پُرسکون حالت میں گزرا۔ اب تقریباً دو سال سے ہر سحری میں یہ ٹوٹکا استعمال کرتے ہیں۔ جو لوگ گرمی کی وجہ سے پریشان ہوتے ہیں، روزوں میں ان کے لیے یہ بہت لاجواب اور آسان ٹوٹکا ہے۔

احادیث کی کتابوں میں نبوی غذاؤں کا جب مطالعہ کرتے ہیں تو نبیذ کا ذکر ملتا ہے، جس کا استعمال اہل عرب اب بھی کرتے ہیں لیکن عجم میں اس کا استعمال ختم ہو گیا ہے۔ گڑ اگر یونہی کھائیں تو اپنے مزاج کی گرمی کا اظہار کرتا ہے اور اگر اسی کا شربت بنا کر پی لیں تو بے انتہا ٹھنڈی تاثیر رکھتا ہے اور تسکین جاں ہے۔ اس طرح کھجور بھی ہے۔ کھجور کا مزاج گرم تر ہے لیکن اگر اس کو پانی میں بھگو کر اور اس کا شربت بنا کر پیا جائے تو اس سے زیادہ پُراثر اور تسکین بخش شاید ہی کوئی شربت ہو۔ پہلے دور کے لوگ کھجور کے قدرتی حیاتین جو ''اے سے زیڈ'' تک ہیں ان سے بھرپور استفادہ کرتے تھے جب کہ وہ ان وٹامن سے واقف بھی نہ تھے۔ آج ہم وٹامن کو اچھی طرح جانتے ہیں لیکن مصنوعی وٹامنز کی طرف توجہ دیتے ہیں۔

ایک صاحب نے ذکر کیا کہ اس مرتبہ جون، جولائی میں رمضان آ رہا ہے اور مجھے پیاس کی شدت، لُو اور حبس عام دنوں میں برداشت نہیں ہوتا تو روزے میں کیسے برداشت ہوگا۔ انہیں سحری میں دو بڑے چمچے گلقند کھا کر اوپر سے ایک گلاس پانی پینے کی ہدایت کی اور افطار کے وقت چُسکی چُسکی کھجور کا شربت پینے کا مشورہ دیا جس سے پیاس کی شدت، گرمی، جلن اور سارے جسم کی نڈھالی ختم ہو گئی۔

نبیذ بنانے کا طریقہ: ایک پاؤ کھجور کی گٹھلی نکال کر دو کلو پانی میں بھگو دیں۔ صبح کھجور کو ہاتھوں سے ملیں۔ ملتے ملتے تمام ریشے اس کے پانی میں حل ہو جائیں گے۔ جی چاہے تو چھان لیں اور نوش جاں کریں ورنہ بغیر چھانے بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ بغیر کچھ شامل کیے کھجور کا شربت نوش کیا کرتے تھے۔ اس شربت کو فریج میں رکھیں تو خراب نہیں ہوگا۔ احتیاطاً بارہ گھنٹے سے زیادہ باہر نہ رکھیں ورنہ شدید گرمی سے اس کے اندر خمیر پیدا ہو جائے گا۔

نسوانی امراض میں بھی روزہ مفید ہے۔ خواتین میں ہارمونز کا عدم توازن جسم کو فربہ بناتا ہے۔ چنانچہ روزہ اس سے بھی بچاتا ہے اور فربہی کو کم کرنے میں روزہ بہترین علاج ہے۔ روزے سے جسمانی بافت میں جمع شدہ پانی جل جاتا ہے۔ جلد کی صحت پر تمام جسم کی صحت کا دارو مدار ہے۔ پھوڑے پھنسیوں میں بھی روزہ بہت مفید ہے۔ اکثر خواتین چہرے کے مہاسوں اور دانوں کی شکایت کرتی ہیں، اس کا علاج بھی روزے میں پوشیدہ ہے۔ روزہ معدے کی تکلیف کو دور کرتا ہے، نظام ہضم مضبوط بناتا ہے، جسم میں چربی اور نمکیات کو اعتدال پر لاتا ہے۔ چنانچہ سارا سال جو معدے پر اضافی بوجھ پڑتا ہے، رمضان المبارک کے ایک ماہ کے روزے معدے کا ورم، کھچاؤ، السر، قے، ڈکار، منہ میں پانی بھر آنا اور بھوک کی کمی جیسی بیماریوں کو دور کر دیتے ہیں۔

روزہ چونکہ جگر و معدہ کے کام کو درست کرتا ہے اور بسیار خوری سے بچاتا ہے، اس وجہ سے ذیابطیس میں تو بہت ہی فائدے مند ہے۔ معالجین کا اس بات پر پورا اتفاق ہے کہ ذیابطیس کا بنیادی سبب نظام انہضام کی خرابی اور جگر کے فعل میں خرابی ہے۔ اس قاعدے کے مطابق اگر ہاضمہ درست ہے تو ذیابطیس کے پیدا ہونے کا ایک فیصد بھی امکان باقی نہیں رہتا۔ عام خیال ہے کہ روزہ ذیابطیس کے مریضوں کے لیے متعدد مشکلات کا باعث بنتا ہے جو سراسر غلط، بے بنیاد اور غیر طبی رائے ہے۔ ہاں البتہ مرض کی شدت میں روزہ نہیں رکھنا چاہیے تو اس میں ذیابطیس کی تخصیص نہیں۔ کسی بھی مرض کی شدت میں روزہ نہ رکھنا عین اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان المبارک کی قدر کرنے اور دل جمعی کے ساتھ روزہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

☆☆☆☆

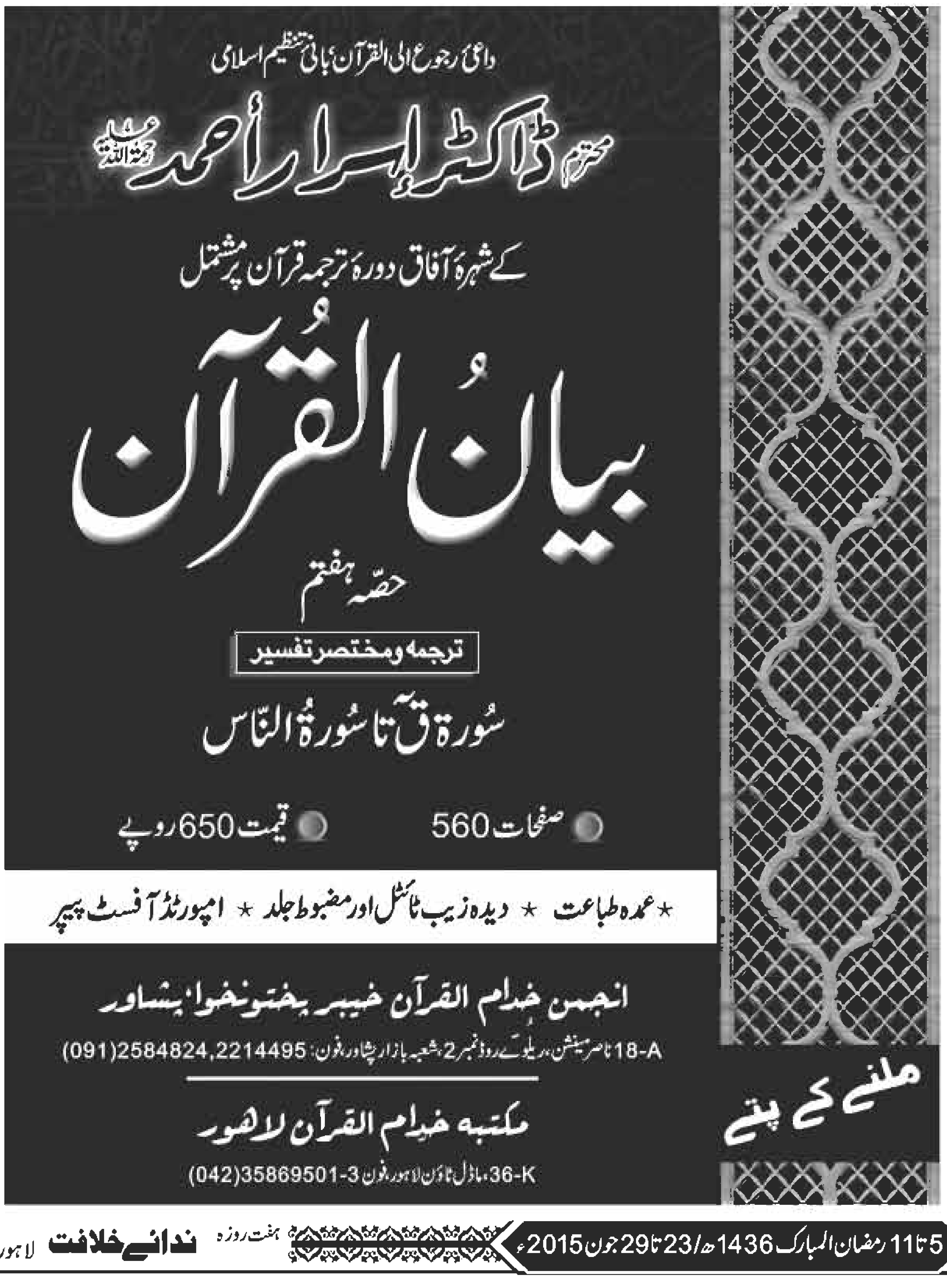

''دی موسٹ ڈینجرس نیشن''

رفیق چودھری
almissaq@gmail.com

جوقومیں اپنی تاریخ کو بھول جاتی ہیں، تاریکیوں میں بھٹکنا ان کا مقدر بن جاتا ہے۔ ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ بھارت کو''موسٹ فیورٹ نیشن'' قرار دینے کی باتیں ہورہی تھیں۔ ''امن کی آشا'' کے نام پر ایک مخصوص طبقہ اپنی تاریخ، تہذیب اور قوم کا مستقبل اندھیروں کی نذر کرنے پر تلا بیٹھا تھا۔ نام نہاد دانشوروں کی ایک کھیپ صدیوں کے تاریخی حقائق کو''نفرت کا زہر'' قرار دے کر قوم کی آنکھوں پر پٹی باندھنے میں مصروف تھی۔ بھارت سے دوستی کے سلوگن ایسے گائے جا رہے تھے جیسے بھارت ازلی دشمن نہ ہو بلکہ خاندان کا بچھڑا ہوا کوئی فرد ہو۔ بعض دانشور تو یکطرفہ دوستی کے نشے میں اندھے ہوکر اس حد تک آگے نکل گئے تھے کہ تعلیمی نصاب سے تاریخی مواد کو نکالنے کے درپے تھے۔ بقول ان کے''پاکستان میں تاریخ کے نام پر نفرت کا زہر پھیلایا جا رہا تھا''۔ لیکن آج وہی''نفرت کا زہر'' حقیقت بن کر سامنے آگیا جب ایک طرف بھارت پاکستان میں جاری دہشت گردی اور قتل وغارت گری کے سب سے بڑے محرک کے طور پر ظاہر ہو چکا ہے اور دوسری طرف مودی سرکار نے سقوط ڈھاکہ میں بھارت کا''امن کی آشا'' والا چہرہ خود بے نقاب کر دیا ہے۔ متعصب ہندو ذہنیت کی مکارانہ چالوں اور دجالی ہتھکنڈوں پر مبنی صدیوں کی تاریخ کو فراموش کر کے یکطرفہ دوستی کی پینگیں بڑھانے والا یہ طبقہ شاید بھول چکا تھا کہ بظاہر امن کی بھاشا بولنے والا ہندو بنیا''بغل میں چھری منہ میں رام رام'' کی وجہ سے کیوں مشہور ہے۔

عین اس وقت جب پاکستان میں ایک منتخب جمہوری حکومت کے زیر سایہ بھارت کو موسٹ فیورٹ نیشن قرار دینے کی باتیں ہورہی تھیں اور بھارت کی جانب سے بھی''امن کے بھاشن پر بھاشن'' آ رہے تھے، پس پردہ وہی بھارت کیا گل کھلانے جا رہا تھا۔ 2 فروری 2010ء کو ایک انگریزی روزنامہ میں رپورٹ شائع ہوئی جس میں واضح طور پر لکھا گیا تھا کہ''بھارتی خفیہ ایجنسی ''را'' کی ایک دستاویز سے لیکڈ انکشافات کے مطابق بھارت نے''را'' کی زیرنگرانی ایک سپیشل کاؤنٹر انٹیلی جنس تنظیم''CITX'' قائم کی ہے جس کو پاکستان میں بڑے پیمانے پر ملکی سالمیت کو نقصان پہنچانے کا ٹاسک دیا گیا ہے۔ اس دوران نئی دہلی کی جانب سے پاکستان کے ساتھ مذاکرات میں سرگرمی دکھائی جائے گی اور پاکستان کو مسلسل مذاکرات کے عمل میں الجھایا جائے گا۔''

ممکن ہے اس وقت یہ رپورٹ ہمارے ارباب اختیار کی نظروں سے بھی گزری ہو مگر''فیورٹ نیشن'' کی طرف سے امن کے بھاشن سن کر یقین نہ کیا گیا ہو۔ تاہم بعد کے حالات ثابت کرتے ہیں کہ رپورٹ غلط نہیں تھی۔ پاکستان میں کافی خون خرابہ ہوجانے کے بعد سابق بھارتی وزیراعظم من موہن سنگھ نے امریکن صدر کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر انتہائی فاخرانہ انداز میں جو مشترکہ پریس کانفرنس کی وہ ہو بہو اس رپورٹ کی تصدیق تھی۔ من موہن کے الفاظ تھے''ممبئی حملے کے بعد مجھ پر اندرونی اور بیرونی دباؤ تھا کہ پاکستان کے ساتھ جنگ کی جائے لیکن ہم نے ایک اور راستہ اختیار کیا اور وقت نے ثابت کیا کہ ہمارا وہ فیصلہ صحیح تھا''۔

بظاہر''امن کی آشا'' کی''مالا جپنے'' اور خفیہ طور پر پاکستان میں فسادات کروانے اور بے گناہ لوگوں کا خون بہانے کا یہ شیطانی منصوبہ مکارانہ ہندو ذہنیت کا بہترین عکاس اور''بغل میں چھری منہ میں رام رام'' کی واضح مثال ہے جبکہ پاکستان میں اس دوران بھی''امن کی آشا'' اور''فیورٹ نیشن'' کی صدائیں گردش کرتی رہیں، تاوقتیکہ پاکستان میں جاری دہشت گردی میں''را'' کا ہاتھ کھل کر سامنے آگیا اور مودی کی بنگلہ دیش یاترا نے بھی بھارت کا اصل چہرہ دنیا کے سامنے بے نقاب کر دیا۔

بھارت کے غیر ہندو اقوام کے خلاف مکروہ عزائم، غاصبانہ سوچ، دجالی ہتھکنڈوں اور شیطانی فکر وفلسفہ کی بنیاد پر دنیا کو بالآخر تسلیم کرنا پڑے گا کہ ہندوستان دنیا میں ایک بڑا فتنہ اور اقوام عالم کی سلامتی کے لیے سنگین خطرہ ہے۔ اس نے کبھی غیر ہندو قوموں کو نہ تو برداشت کیا اور نہ انہیں امن وسلامتی کے ساتھ جینے کا حق دیا، بلکہ غیر ہندو قوموں کے خلاف نفرت ہندوؤں کی فطرت میں شامل ہے۔

مشہور جرمن فلاسفر ہیگل نے اپنی کتاب''فلسفہ تاریخ'' میں لکھا ہے کہ دنیا کی کوئی دوسری قوم اتنی شدت کے ساتھ خاک بستہ (Earth Rooted) نہیں جتنی ہندو قوم ہے۔ البیرونی نے لکھا ہے کہ ہندوؤں کے نزدیک ان کے وطن کی سرزمین سے باہر کی ساری دنیا ناپاک ہے (گویا پاک دھرتی صرف انہی کا وطن ہے)۔ وہ غیر ملکیوں کو ملیچھ کہتے ہیں۔

تمام کائنات اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے اور زمین اللہ کی مسجد جہاں انسان کا کام رب کائنات کے کلمۂ توحید کو بلند کرنا ہے لیکن اس کے برعکس ہندوؤں کا انوکھا دعویٰ ہے کہ ہندوستان کی سرزمین ان کے دیوتاؤں کی سرزمین ہے، اس پر صرف ہندوؤں کا حق ہے۔ اپنے اس بے سروپا مفروضے کو بنیاد بنا کر ہندو سماج ہمیشہ غیر ہندو اقوام کے وجود کو تسلیم کرنے سے انکاری رہا۔ بدھ، یونانی، ہن سمیت بے شمار قومیں مکار ہندو ذہنیت کے دجالی ہتھکنڈوں کی تاب نہ لاتے ہوئے اکھنڈ بھارت کی بنیادوں میں دفن ہوگئیں۔ مسلمانوں کو بھی''دین اکبری'' اور آئین اکبری جیسے ابلیسی فریب کے ذریعے''رام'' کرنے کی مذموم کوشش کی گئی لیکن مجدد الف ثانیؒ، شاہ ولی اللہؒ، شاہ اسمٰعیل شہیدؒ، سید احمد شہیدؒ جیسے اللہ کے نیک بندوں نے مسلمانوں کے علیحدہ قومی تشخص کو زندہ وقائم رکھا۔ اس کی بناء پر پاکستان کا قیام عمل میں آیا جو کہ ہندوؤں کے مکروہ عزائم اور غاصبانہ سوچ (اکھنڈ بھارت) پر کاری ضرب تھی۔ ہمیشہ سے غیر ہندو قوموں کو تسلیم نہ کرنے کی عادی قوم پاکستان کو کیسے تسلیم کر سکتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ گاندھی، نہرو اور دوسرے کانگریسی لیڈروں نے ہر سطح پر ہندوؤں کو پاکستان کے خلاف ابھارا۔ مسٹر ماور کر، ڈاکٹر مونجے اور مکر جی نے مسلمانوں کے خلاف ایک پیغام میں کہا کہ''آریوں کو چاہیے کہ ہندوستان میں ایک بھی مسلمان باقی نہ رہنے دیا جائے''۔ پونا کی سادھو کانفرنس میں مسٹر اپنے نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا''پاکستان یعنی اسلامستان کی تحریک

نہایت تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہے ۔ میں ہندو سادھوں اور سنتوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ بحیثیت مجموعی اسلامستان کی تحریک کی مخالفت کریں اور ہندوستان کو کسی دوسری قوم پر تقسیم نہ ہونے دیں کیونکہ ہندوستان صرف ہندوؤں کے لیے ہے"۔

آل انڈیا نیشنل کانگریس کے ہز ماسٹرز وائس، ہندو مہاسبھا کے صدر اور رہنما شنکر اچاریہ نے کھلے لفظوں میں اعلان کیا کہ ہندوستان صرف ہندوؤں کا ہے ۔ مسلمان یہاں مہمان ہیں، اگر ان کو یہاں رہنا ہے تو ان کو چاہیے کہ مہمانوں کی طرح رہیں ۔ دیوان چمن لال جو مشہور ہندو لیڈر تھے، کے الفاظ ہیں ۔"میں نا اُمید ہونے والوں میں سے نہیں ہوں، اس لیے مجھے یقین ہے کہ تقسیم ہند ایک عارضی حادثہ ہے۔"

قیام پاکستان سے چند ماہ قبل یعنی 1947ء کے اوائل میں پروفیسر بلراج مدھوک کی کتاب (Hindustan on the cross road) شائع ہوئی۔ وہ لکھتا ہے کہ ہندو مسلم مسئلہ کا حل فقط یہ ہے کہ یہاں کی ساری آبادی کو "ہندوایا" جائے۔ مراد یہ ہے کہ یہاں کے سارے باشندے اس طرح ہندوستانی بنیں کہ نام بھی غیر ہندوستانی نہ رکھیں، لباس بھی غیر ہندوستانی نہ اختیار کریں ۔ انہیں چاہیے کہ اپنے ہیرو بھی ہندوستانی بہادروں کو مانیں۔ اگر ایسا ہو تو ہندو مسلم مسئلہ ختم ہو جاتا ہے۔ پھر مسلمان یہاں امن اور چین سے رہ سکتے ہیں ۔ اسی پروفیسر بلراج مدھوک کا بعد میں (1990ء یا 1991) ہندوستان سے ایک مضمون شائع ہوا جسے نوائے وقت نے بھی شائع کیا۔ وہ اپنے مضمون کا ہندوستان میں رواداری اور مذہبی آزادی کے حوالے سے کرتا ہے اور آخر میں لکھتا ہے:

"ہندوستان مذہبوں کی دولت مشترکہ ہے ۔ حال یہ ہے کہ نہ یونانی رہے، نہ ہن رہے، نہ بدھ رہے اور نہ مسلمانوں کو مسلمانوں کی طرح رہنے دیا جا رہا تھا۔ ان سے تو صرف یہ کہا جا رہا تھا کہ وہ کہلائیں فقط ہندو، نام عربی نہ رکھیں یعنی محمد، احمد، حسین، علی وغیرہ بلکہ دیال، آنند، کنہیا، رام، کرشن، دھوتی پرشاد، چٹیا رام جیسے نام رکھیں اور اپنے ہیرو ارجن، بھیم، بکرماجیت، رانا پرتاب اور شیواجی کو تسلیم کریں ۔ پھر کوئی غم نہیں، مسلمان امن سے رہ سکتے ہیں ۔ بھارت تو عالی ظرف لوگوں کا وطن ہے اور نظریات و مذاہب کی دولت مشترکہ۔"

ہندوؤں کی پاکستان کے خلاف نفرت کا یہ عالم ہے کہ 68 سال گزر جانے کے بعد بھی ان کے مکروہ عزائم میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ۔ آزادی نیم شب (Freedom at midnight) میں نتھو رام گوڈ سے (جس نے 48ء میں گاندھی کو قتل کیا تھا) نے اپنی آخری خواہش یہ ظاہر کی تھی کہ اس کو مرنے کے بعد جلا دیا جائے اور اس کی راکھ اکٹھی کر کے گنگا میں نہ بہائی جائے بلکہ اس راکھ کو اس وقت تک سنبھال کر رکھا جائے جب بھارت دوبارہ متحد ہو اور اس وقت اس کی راکھ دریائے سندھ کے منبع میں گرائی جائے تا کہ وہ پوری وادیٔ سندھ میں سے گزرتی ہوئی بحیرہ عرب میں جا گرے ۔ گویا اس کی راکھ اس ساری زمین کو پاک کر دے گی جو پاکستان بن جانے سے بھرشت (پلید) ہو گئی ہے۔ اس کے بھائی گوپال داس گوڈ سے نے یہ راکھ سنبھال کر رکھی ہے۔ وہ پونا میں رہتا ہے۔ اس نے اپنے مکان کے ایک کمرے کی ایک دیوار پر متحدہ ہندوستان کا نقشہ بنا رکھا ہے ۔ اس نقشے کے نیچے چاندی کے مرتبان میں نتھو رام گوڈ سے کی راکھ ہے ۔ ہر سال 15 نومبر کو نتھو رام گوڈ سے کے "گورو داسے" اکٹھے ہو کر تجدید عہد کرتے ہیں کہ وہ بھارت کو پھر متحد کریں گے اور پاکستان کا (خدانخواستہ) نام و نشان مٹا دیں گے۔

پاکستان میں ہر نئی حکومت کے ساتھ پالیسیاں بھی بدلتی رہتی ہیں ۔ بھارت سے دوستی اور تجارت ہر حکومت کی خواہش رہی ہے ۔ نیز بھارت کے لیے نرم گوشہ رکھنے والا ایک طبقہ ہر دور میں موجود رہا ہے مگر بھارت کی تمام تر پالیسیاں ابھی تک قدیم منوجی کے فلسفہ کے گرد گھومتی دکھائی دیتی ہیں جن میں کبھی تبدیلی نہیں آئی۔

"ہمیشہ حملے کی تیاری رکھ، اپنی طاقت کی نمائش کرتا رہ، اپنے راز چھپائے رکھ اور دشمن کی کمزوری کا کھوج لگا، بگلے کی طرح یکسوئی سے شکار کو تاڑ، شیر کی طرح وار کر، بھیڑیے کی طرح نوچ ڈال اور فرار کے وقت خرگوش کی طرح بھاگ ۔ اپنے ہمسائے راجہ (پاکستان) کو دشمن اور دشمن (چین) کا ساتھی سمجھ، ہمسائے کے ہمسائے (افغانستان) کو دوست رکھ، جو راجہ ان دونوں کے پرے ہو (ایران) اس کے ساتھ غیر جانبدار رہ ۔ جب امکان آئندہ غالب آنے کا اور حال میں کچھ نقصان ہونے کا ہو تو امن کا چرچا کرتا رہ۔ اگر خوشحال ہو تو فوراً جنگ کر۔ جب تیرے رتھ، جانور اور فوجیں کم ہوں تو احتیاط سے خاموش بیٹھ اور رفتہ رفتہ دشمنوں سے صلح اور آشتی کی گفتگو کرتا رہ ۔ بیوی کو بچانے کے لیے دولت دے ڈال لیکن اپنی ذات کو محفوظ کرنے کے لیے بیوی اور دولت دونوں دے ڈال"

ہندوؤں کے اس ابلیسی فکر و فلسفہ، مکار ذہنیت، اکھنڈ بھارت جیسے مکروہ عزائم اور غاصبانہ سوچ، منوسمرتی جیسے دجالی نظام، کفر و شرک پر مبنی شیطانی تہذیب، "شدھی، سنگٹھن اور گھر واپسی" جیسے دجالی ہتھکنڈوں، اقلیتوں کی بستیاں اُجاڑنے اور انہیں زندہ جلانے جیسے انسانیت سوز مظالم کی بناء دنیا کو تسلیم کر لینا چاہیے کہ یہ موسٹ فیورٹ نیشن نہیں بلکہ "دی موسٹ ڈینجرس نیشن" ہے، جسے اسلام نے آج سے 1400 سال قبل ایک بڑا فتنہ قرار دیتے ہوئے غزوہ ہند کی خصوصی اہمیت بیان کی۔ نبی برحق رحمت اللعالمین ﷺ کا یہی فرمان عالی بھارت کے ظلم و استحصال کی چکی میں پستی ہوئی اقلیتوں اور خطہ کے مسلمانوں کے لیے نجات کا ذریعہ ہے۔ جلد یا بدیر خطہ کے تمام مسلمانوں کو اسی بنیاد پر متحد و منظم ہونا ہوگا کیونکہ یہی ان کے تمام مسائل کا واحد حل ہے۔

☆☆☆

ضرورت رشتہ

☆ لاہور میں رہائش پذیر فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 22 سال، تعلیم ایف اے کے لیے دینی مزاج کے حامل برسر روزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔
برائے رابطہ: 0322-4688109

☆ لڑکی، عمر 23 سال، ایم فل سپیس سائنس (پنجاب یونیورسٹی لاہور) صوم وصلوٰۃ اور پردے کی پابند کے دینی مزاج کے حامل تعلیم یافتہ اور برسر روزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ برائے رابطہ: 0305-7359410

دعائے مغفرت

انّا للہ وانّا الیہ راجعون

☆ قرآن اکیڈمی لاہور کے کیشئر محترم اشرف بیگ کے بڑے بھائی انور بیگ وفات پا گئے

☆ حلقہ ملاکنڈ کی مقامی تنظیم واڑی کے مبتدی رفیق نجیب اللہ وفات پا گئے

☆ حلقہ جنوبی پنجاب کی تنظیم بہاولپور کے رفیق جناب محمد مکرم عباسی کے بہنوئی وفات پا گئے

☆ حلقہ جنوبی پنجاب کی تنظیم ملتان کینٹ کے رفیق جناب محمد فیصل قریشی کی خالہ وفات پا گئیں

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے، اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی مرحومین کے لیے دُعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَاَدْخِلْھُمْ فِیْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْھُمْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

روہنگیا کے مسلمانوں پر ظلم وستم

10 جون 2015ء کو منعقدہ نشست کی تلخیصی رپورٹ

مہمانانِ گرامی: ایوب بیگ مرزا (ناظم نشر واشاعت، تنظیم اسلامی)
رضاء الحق (ریسرچ سکالر، تنظیم اسلامی)

میزبان: وسیم احمد

سوال :روہنگیا مسلمانوں کا تاریخی پس منظر کیا ہے اور برما جسے اب میانمار کہا جاتا ہے، مسلمان وہاں کب سے آباد ہیں؟

ایوب بیگ مرزا :روہنگیا مسلمان کب سے برما میں آباد ہیں، اس حوالے سے مؤرخین میں اختلاف ہے۔ اکثر کا خیال ہے کہ یہ عرب تاجر تھے جو اسلام کے آغاز میں تجارت کی غرض سے ان علاقوں میں آئے۔ بعض مورخین یہ کہتے ہیں کہ ساتویں صدی عیسوی میں اس علاقے میں آئے۔ بعض کا خیال ہے کہ یہ بنگالی ہیں اور ہجرت کر کے برما میں داخل ہو گئے تھے، عرب سے ان کا کوئی تعلق نہیں، اور یہ بعد میں مسلمان ہوئے۔ میری رائے میں تاجروں والی بات زیادہ قرین قیاس ہے۔

سوال :میانمار میں بدھ، روہنگیا مسلمان اور دوسرے مذاہب کس شرح تناسب سے آباد ہیں؟ یہ تناسب کیا سیاسی اثرات مرتب کرتا ہے؟

رضاء الحق :میں آپ کے پہلے سوال کے حوالے سے عرض کروں گا کہ قدیم زمانے میں چین کا ایک تجارتی راستہ ''سلک روٹ'' کے نام سے قائم تھا۔ اس روٹ پر بہت سارے دوسرے علاقوں کے لوگ بھی آ کر تجارت کرتے تھے۔ ان میں سے بعض یہاں آباد بھی ہو جاتے تھے۔ چین کی ایک سرحد برما کے ساتھ بھی ملتی ہے۔ چنانچہ اس امر کے تاریخی شواہد ہیں کہ مسلمان وہاں پر ساتویں صدی عیسوی سے آباد تھے۔

برما میں آخری مردم شماری 2014ء میں ہوئی تھی جو وہاں کی حکومت نے خود کروائی۔ اس کے مطابق وہاں کی آبادی 6 کروڑ ہے۔ اس میں 89 فیصد بدھ ہیں۔ میانمار کے بارے میں ایک بات بڑی اہم ہے کہ وہاں نسلی اور گروہی بنیادوں پر شہریت دی جاتی ہے۔ وہاں کے قوانین بھی نسلی بنیادوں پر بنتے ہیں۔ پہلے ملٹری جنتا کے دور میں بھی یہی ہوتا رہا، اب نام نہاد جمہوریت آئی ہے تو بھی ایسا ہی ہو رہا ہے۔ مسلمان وہاں پر تقریباً 3 فیصد کے قریب ہیں جن میں روہنگیا اکثریت رکھتے ہیں۔ روہنگیا مسلمان باقی لوگوں سے اس لحاظ سے الگ ہیں کہ ان کا رنگ قدرے سیاہ اور زبان بھی تھوڑی سی مختلف ہے۔ بدھ انہیں نسلی بنیادوں پر ناپسند کرتے ہیں۔ یہ معاملہ بہت عرصے سے چلا آ رہا ہے۔ وہاں پر عیسائی تقریباً 4 فیصد، ہندو 2 فیصد جبکہ باقی دو فیصد مختلف مذاہب کے لوگ ہیں۔ 6 کروڑ میں روہنگیا مسلمانوں کی تعداد تقریباً 1.8 ملین بنتی ہے۔ یہ جنوبی علاقے کے صوبے اراکان میں آباد ہیں، جو بنگال کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ تاریخی طور پر بڑے عرصے سے ایک علیحدہ ریاست

مرتب: محمد خلیق

کے طور پر ان کا وجود تھا لیکن نو آبادیاتی دور میں اس کو ضم کر دیا گیا۔ اس کے بعد ملٹری جنتا کے دور میں اس کو خود مختاری دینے کی کوشش کی گئی، لیکن وہ کامیاب نہیں ہو سکی۔ موجودہ صورت حال یہ ہے کہ بدھ جو کہ اپنے آپ کو بہت زیادہ امن پسند ظاہر کرتے ہیں، انہوں نے اس علاقے کا محاصرہ کیا اور اسے ایک حراستی کیمپ (concentration camp) کی شکل دے دی۔ وہاں وہ کسی قسم کی امداد پہنچنے نہیں دیتے اور جب چاہتے ہیں خود داخل ہو کر ان لوگوں کا قتل عام شروع کر دیتے ہیں۔

سوال :ایک طویل مدت سے میانمار میں آباد ہونے کے باوجود ایسی کون سی بات ہوئی کہ روہنگیا مسلمانوں کا قتل عام شروع ہو گیا؟

ایوب بیگ مرزا: حالیہ قتل عام اور ظلم وستم کا بظاہر آغاز 2012ء سے ہوا ہے، تاہم اس کی بنیاد 2007ء میں رکھ دی گئی تھی۔ اُس وقت وہاں فوجی حکومت کے خلاف بحالی جمہوریت کی تحریک چلی۔ یہ تحریک جو بہت پاپولر ہوئی، اس کی قیادت ایک خاتون آنگ سانگ سوچی کر رہی تھی، جسے بعد میں نوبل انعام بھی ملا۔ اس تحریک کے دوران ظاہری طور پر آزادی، جمہوریت اور انسانی حقوق کے بارے میں بہت کچھ کہا گیا۔ اُس وقت یہ خاتون قید میں تھی۔ خیال یہ تھا کہ جب وہ برسر اقتدار آئے گی تو مسلمانوں کے ساتھ کوئی بہتر سلوک ہوگا۔ لیکن ہوا اس کے بالکل برعکس۔ آزادی کی لہر میں جس چیز پر سب سے زیادہ فوکس کیا گیا وہ تھی آزادئ اظہار۔ پھر 2012ء میں فریڈم آف سپیچ کے نام سے ایک قانون پاس کیا گیا۔ اس قانون کے پیچھے ویسٹ تھا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بدھوں کو مسلمانوں کے خلاف زہر اگلنے کا پورا موقع ملا۔ وہ اس کو ماباتھی قرار دیتے تھے، ان کی زبان میں اس کا مطلب ہے کہ اپنے آپ کو بچاؤ، اپنے مذہب کو بچاؤ، اپنی نسل کو بچاؤ۔ یہ کیسے ممکن ہو؟ بدھوں کو اس طرح بچایا جائے کہ جو دوسرا نظریاتی مذہب ہے اس کو ملیا میٹ کر دیا جائے۔ اس فریڈم آف سپیچ کے نتیجے میں ایک طوفان بدتمیزی اُٹھا، نفرت انگیز تقاریر کی گئیں، باقاعدہ اشتعال انگیزی کی گئی۔ یہ کہا گیا کہ بدھ تب ہی قائم رہ سکتے ہیں اگر دوسرے نظریاتی لوگوں کا خاتمہ کر دیا جائے۔ سب سے زیادہ جس چیز نے روہنگیا مسلمانوں کو بے بس کیا، وہ 1982ء میں بنایا گیا ایک قانون تھا جس کے تحت یہ قرار دیا گیا کہ اب روہنگیا مسلمانوں کے ہاں جو بچہ پیدا ہوگا اسے شہریت نہیں دی جائے گی۔

وسیم احمد :یہ بھی کہا جاتا ہے کہ شادی بھی گورنمنٹ کی اجازت کے بغیر نہیں ہوتی۔

ایوب بیگ مرزا :اس حوالے سے بھی بڑی عجیب باتیں سننے میں آئی ہیں کہ شادی کی اجازت نہیں ہوتی۔

> میانمار میں شہریت نسلی بنیادوں پر دی جاتی ہے

بہرحال، 1982ء سے اب تک ان 33 سالوں میں ایک پوری نسل جوان ہوئی۔ کہا جا سکتا ہے کہ یہ سارے لوگ شاید وہاں کے شہری نہیں ہیں۔ وہ state-less افراد ہیں۔ ان کے پاس کوئی شناختی کارڈ نہیں، پاسپورٹ نہیں۔ ایسی صورت میں حکومت ان کے ساتھ جو چاہے کرے۔

رضاء الحق: نہ وہ پولیس سٹیشن جا سکتے ہیں، نہ وہ کورٹ میں کیس کر سکتے ہیں۔

ایوب بیگ مرزا: انگلینڈ میں ابھی تک یہ قانون ہے کہ جو بچہ وہاں پیدا ہوتا ہے، چاہے اس کا آبائی وطن کوئی بھی ہو، اسے وہاں کی شہریت مل جاتی ہے۔ روہنگیا مسلمان

> تاریخی طور پر آراکان کا صوبہ ایک علیحدہ ریاست تھی، جسے انگریزوں نے برما میں ضم کر دیا

باقاعدہ طور پر برما کے رہنے والے لوگ تھے لیکن یہ قانون پاس کر دیا گیا کہ اب ان کے ہاں جو بچہ پیدا ہوگا اسے شہریت نہیں ملے گی۔ جدید دنیا میں اس ظلم کی کوئی مثال نہیں ملتی کہ کسی نے اپنے شہریوں کو state-less قرار دے دیا ہو۔ جب انہیں نکالا گیا تو وہ بنگلہ دیش کی طرف گئے۔ وہاں انہیں گولیوں کی بوچھاڑ کا سامان کرنا پڑا۔ تھائی لینڈ والوں نے انہیں داخل نہیں ہونے دیا۔ ملائیشیا میں کچھ لوگوں کو داخل ہونے دیا گیا ہے اور وہاں پر انہیں کچھ پناہ ملی ہے۔ اس کے علاوہ باقی سب ممالک نے انہیں دور ہی سے روکا ہے۔ پوری ایک آبادی ہے جو سمندر میں چکر کاٹ رہی ہے اور ان کا کوئی پرسان حال نہیں۔

سوال: اقوام متحدہ اپنے چارٹر کے مطابق کارروائی کر کے اِن روہنگیا مسلمانوں کے جان و مال کا تحفظ کیوں نہیں کرتی؟

رضاء الحق: جب سے میانمار میں جمہوریت آئی ہے، اقوام متحدہ کے لیے وہ bule-eye boy بن گیا ہے۔ وہ اس کو خوش کرتے رہتے ہیں۔ وہاں کی لیڈر کو نوبل انعام بھی دیا گیا۔ وہاں کے monks جو اس ظلم کے اندر شامل ہیں، ان کو انعامات بھی دیے جاتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو اس طریقے سے دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں کہ ہم تو بدھ مذہب کے پیروکار ہیں، ہمارا تشدد کے ساتھ کیا تعلق۔ ہم تو پُرامن لوگ ہیں۔ اقوام متحدہ میں دو ہی بنیادی ادارے ہیں جو کوئی ایکشن لے سکتے ہیں۔ ایک جنرل اسمبلی، دوسری سکیورٹی کونسل۔ سکیورٹی کونسل کے مستقل اراکان کی اس مسئلے میں دلچسپی ہے ہی نہیں۔

سوال: اس میں قصور کس کا ہے؟

رضاء الحق: جنرل اسمبلی میں تقریباً دو سو کے قریب ممالک ہیں۔ ان میں مسلمان ممالک بھی ہیں، لیکن ان کی طرف سے بھی کوئی قرارداد پیش نہیں کی گئی کہ روہنگیا مسلمانوں کے لیے کچھ کیا جائے۔ دوسرے، کوئی ایسا ایشو جو بہت زیادہ کمرشل ویلیو نہ رکھتا ہو، میڈیا بھی اس پر بات نہیں کرے گا۔ تیسرے، سکیورٹی کونسل کے مستقل اراکین کے لیے جو مسئلہ اہمیت نہ رکھتا ہو وہ بھی اس پر بات نہیں کرتے۔

سوال: عام مشاہدہ یہ ہے کہ کسی واقعے کو سب سے پہلے الیکٹرانک میڈیا رپورٹ کرتا ہے، اس کے بعد اگلے دن اخبارات میں تجزیے آتے ہیں، پھر سوشل میڈیا پر اس کا تذکرہ ہوتا ہے۔ میانمار کے مسلمانوں پر مظالم کے حوالے سے معاملہ الٹ دیکھنے میں آتا ہے۔ یعنی سب سے پہلے سوشل میڈیا نے واضح انداز میں وہاں کے حالات کا اصل رخ دکھایا ہے۔ اب الیکٹرانک میڈیا بھی کچھ نہ کچھ رپورٹس دے رہا ہے اور پرنٹ میڈیا میں بھی کچھ نہ کچھ باتیں ہو رہی ہیں۔ یہ سلسلہ ریورس کیوں چلا ہے؟

رضاء الحق: میڈیا کا ایک خفیہ ایجنڈا بھی ہے، جس میں اسرائیل کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ غزہ میں اسرائیل فلسطینیوں کے ساتھ وہی کچھ کر رہا ہے جو میانمار میں روہنگیا مسلمانوں کے ساتھ وہاں کی حکومت کر رہی ہے۔ اب اگر مغربی ممالک جو کہ جمہوریت کے چیمپئن بنتے ہیں، روہنگیا کے مسلمانوں پر ہونے والے مظالم پر بات کریں گے تو پھر اسرائیل غزہ کے اندر جو کر رہا ہے اس کے اُوپر بھی بات شروع ہو جائے گی۔ اگر اقوام متحدہ میانمار میں ایکشن لیتی ہے تو غزہ میں بھی لینا پڑے گا۔ لہٰذا روہنگیا مسلمانوں کا مسئلہ تاخیر سے منظر عام پر آنے میں اس چیز کا بہت دخل رہا ہے۔ جب سوشل میڈیا پر یہ بات بہت زیادہ پھیل گئی تو پھر پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا نے بھی بات کرنا شروع کر دی۔ البتہ مختلف حوالوں سے ابہام بہت زیادہ پھیلایا گیا۔ مثلاً وہ کب سے آباد ہیں، بنگالی النسل ہیں، یا عربی النسل۔ یوں معاملے کو متنازعہ بنا دیا گیا۔ پھر یہ کہ بدھوں کے بارے میں تاریخی طور پر مشہور ہے کہ یہ تو بڑے امن پسند لوگ ہیں۔

ایوب بیگ مرزا: یہ تو اپنے منہ پر کپڑا باندھتے ہیں کہ اگر مچھر اندر چلا گیا اور مر گیا تو کہیں مجھ پر الزام نہ آ جائے۔ ایک طرف جان داروں کا اتنا احترام اور دوسری جانب مسلمانوں کو کیڑے مکوڑوں سے بھی ابتر سمجھنا!

سوال: انڈونیشیا میں اگر کوئی تنازع کھڑا ہوتا ہے تو ایسٹ تیمور بن جاتا ہے۔ سوڈان میں کوئی مسئلہ بنتا ہے تو جنوبی سوڈان علیحدہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بوسنیا والا معاملہ بھی آپ دیکھ لیں۔ کشمیر، فلسطین اور اب برما میں مسلمانوں کی نسل کشی ہو رہی ہے، لیکن عالمی ضمیر جاگتا ہی نہیں؟

ایوب بیگ مرزا: یہ بات نوشتہ دیوار ہے کہ دنیا نے اس وقت مکمل طور پر اسلام دشمن ایجنڈا اپنا لیا ہے۔ بحیثیت مجموعی دنیا نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ایک اتحاد قائم کر لیا ہے۔ بدقسمتی یہ ہے کہ خود مسلمان حکمران اس اتحاد کو تقویت پہنچا رہے ہیں۔ سوشل میڈیا میں اگر اس مسئلے کو اُٹھایا گیا ہے تو یہ مسلمان عوام کا کام ہے۔ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا یہودیوں کے قبضے میں ہے۔ وہ اس پر کوئی بات نہیں کرتا۔ جہاں اسلام دشمنی کا مسئلہ آئے گا وہاں یہ آگے آگے ہوں گے۔ اراکان کا علاقہ برما کی سرحد پر ہے۔ یہ روہنگیا مسلمانوں کی باقاعدہ ایک علیحدہ ریاست تھی جسے ختم کر کے اس میں ضم کر دیا گیا، اور کوئی بولا نہیں۔

رضاء الحق: تاج برطانیہ کے دور میں رنگون اس پورے علاقے کا گویا تانا موبے تھا۔

ایوب بیگ مرزا: مسلمانوں کا آخری بادشاہ بہادر شاہ ظفر کو یہیں قید کیا گیا تھا اور اس کے بیٹوں کے سر تن سے جدا کر کے اس کو تحفے میں پیش کیے گئے تھے۔

سوال: مسلمان حکومتیں اس سلسلے میں کیا کر رہی ہیں؟

> ایک جانب جان داروں کا اتنا احترام، دوسری جانب مسلمانوں کو کیڑے مکوڑوں سے بھی ابتر سمجھنا!

ایوب بیگ مرزا: اچھا کیا آپ نے مسلمان حکومتوں کے الفاظ استعمال کیے ہیں، امت مسلمہ نہیں کہا۔ آج جب کوئی شخص امت مسلمہ کا لفظ استعمال کرتا ہے تو دل میں ایک آہ سی اُٹھتی ہے۔ کہاں ہے امت مسلمہ! کہاں ہے وہ جسد، جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ امت مسلمہ ایک جسد کی طرح ہے، جس طرح انسان کے جسم کے ایک حصے میں تکلیف ہو تو اس کی وجہ سے سارا جسم بے چین ہو جاتا ہے اسی طرح اگر ایک مسلمان کو تکلیف پہنچے تو پوری امت مسلمہ کو پریشانی لاحق ہو جاتی ہے۔ اس کے برعکس، آج ''سب سے پہلے پاکستان'' اور ''سب سے پہلے مصر'' ہے۔ گویا معاذ اللہ یہ محسوس ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے

فرمان مبارک کی تردید کی جا رہی ہے۔ آج امت مسلمہ کا ہم سے کوئی تعلق باقی نہیں رہا۔ ہمیں ''سب سے پہلے پاکستان'' چاہیے۔ اگر مسلمانوں کا یہی رویہ برقرار رہا تو بالکل اس طرح کا حال ہوگا جیسے مرغیوں کے ڈربے میں قصاب کے ہاتھ ڈالنے سے ہوتا ہے کہ وہ ایک مرغی کو پکڑتا ہے تو باقی مرغیاں کہتی ہیں کہ شکر ہے ہم بچ گئیں۔ اس طرح آہستہ آہستہ سب ختم ہو جاتی ہیں۔ اب مسلمان ممالک کے حکمرانوں کا بنیادی اصول یہ بن گیا ہے کہ اسلام دشمن ایجنڈا رکھنے والے ممالک کو خوش اور راضی کیا جائے۔ مسلم حکمران یہ سمجھتے ہیں کہ مغربی ممالک کی رضا پر ہی ان کے اقتدار کا

> ہمیں اپنی قوت روحانی راستے سے حاصل کرنا پڑے گی

انحصار ہے۔ جب امریکہ نے میانمار کے حالات کی مذمت کی ہے تب جا کر ہمارے وزیراعظم نے 50 لاکھ ڈالر کا اعلان کیا۔ یہ امداد اقوام متحدہ کی وساطت سے جائے گی۔ یو این او تو امریکہ کی کنیز ہے، اگر امریکہ اس کو اجازت دے گا تو یہ متاثرین تک پہنچ سکے گی۔

رضاء الحق: ترکی میں طیب اردگان نے الیکشن سے چند دن پہلے اعلان کیا تھا کہ ہم اس طرف بحری بیڑا بھیج رہے ہیں۔ وہاں الیکشن ہو گئے ہیں، لیکن وہ بحری بیڑا اب تک نہیں پہنچا۔

وسیم احمد: کہا جا رہا ہے کہ انہوں نے خود آفر کر دیا تھا کہ جو روہنگیا مسلمان سمندر میں موجود ہیں وہ ان کے ملک میں آ جائیں، ہم انہیں آباد کریں گے۔

سوال: اکیسویں صدی انسانی آزادی اور سیکولرازم کی صدی قرار دی جا رہی ہے لیکن رنگ، نسل اور مذہب کی بنیاد پر آج بھی ظلم ڈھائے جا رہے ہیں۔ آخر یہ دہرا معیار کیوں ہے؟

رضاء الحق: اس وقت دنیا میں جو پیراڈائم چل رہا ہے، وہ فریب اور دہرے معیارات پر قائم ہے۔ آپ میڈیا کے سامنے لوگوں کو خوش کرنے کے لیے کوئی اور بات کریں گے لیکن حقیقت میں آپ کا ایجنڈا مختلف ہوگا۔ تمام اداروں، مثلاً یو ایس ایڈ، یو این ایچ سی آر، سب کا ایجنڈا ایک ہے۔ جہاں سیکولر، لبرل، آزاد خیالی کی بات ہوگی وہاں ہر قسم کی آزادی ہوگی، لیکن جو ان کی پسند کے لوگ نہیں ہیں وہاں انہیں persecute کیا جا رہا ہوگا۔ یہ کوئی ہوا میں کی ہوئی بات نہیں ہے، ثابت شدہ حقائق ہیں۔ یو این او خود دہرے معیارات کا شکار ہے۔ اس کا متبادل صرف ایک ہی ہو سکتا ہے کہ مسلمان ممالک خود مل کر اپنی ایک ایسی ادارہ جاتی قوت (Organizational Strength) قائم کریں جو انصاف پر مبنی ہو۔

سوال: دنیا بھر میں مسلمان ظلم وستم کا شکار ہیں۔ آخر اس مسئلے کا حل کیا ہے؟

ایوب بیگ مرزا: مسلمان بھی اپنی کوئی ایسی تنظیم بنائیں جو دنیا میں ان کے مفادات کا تحفظ کر سکے۔ اس وقت او آئی سی ہے۔ لیکن کیا واقعی ہے؟ ہر چند کہیں کہ ہے لیکن نہیں ہے۔ اسی طرح کا معاملہ عرب لیگ اور جی سی سی کا ہے۔ اصل میں بنیادی بات یہ ہے کہ ہم صرف نام کے مسلمان ہیں۔ انفرادی سطح پر ہمارے مسلمان ہونے کا معاملہ محض اعتقادی ہے، اسلام کے عملی پہلو سے ہمارا کوئی تعلق نظر نہیں آتا۔ اسی طرح اجتماعی سطح پر دیکھیں تو اسلامی ممالک محض مسلمانوں کے رہنے کے مقامات ہیں، ورنہ اسلام بحیثیت نظام وہاں نافذ نہیں ہے۔ سعودی عرب میں اگرچہ کچھ اسلامی قوانین نافذ ہیں لیکن وہاں بھی خلافت نہیں ہے۔ جب تک میں اور آپ حقیقی مسلمان نہیں بنیں گے، اور جب تک کوئی اسلامی ملک حقیقی طور پر اسلامی فلاحی ریاست نہیں بنے گا اس وقت تک امت مسلمہ وجود میں نہیں آ سکے گی۔ اور جب تک ایک امت مسلمہ وجود میں نہیں آئے گی، اللہ کی مدد کیسے حاصل ہوگی؟ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے حوالے سے ہم موجودہ دنیا کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ لہٰذا قوت حاصل کرنے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ہم اپنا روحانی رشتہ اللہ سے جوڑ لیں۔ ہم وہ شریعت نافذ کر لیں جو اللہ نے اپنے رسول ﷺ کے ذریعے ہم تک پہنچائی۔ امن قائم کرنے کے لیے قوت کی ضرورت ہوتی ہے، اسی لیے قرآن قوت جمع کرنے کا حکم دیتا ہے۔ ہماری قوت روحانی راستے سے آئے گی۔ اس کے بعد اگر ہم انفرادی اور اجتماعی سطح پر مسلمان بنیں تو اللہ تعالیٰ ہماری مدد کرے گا۔ جتنی بھی دین دشمن قوتیں ہیں، اگر ہمیں اللہ کی مدد پہنچ گئی تو ہم ان سب کا مقابلہ کر سکیں گے۔ موجودہ صورت حال میں تو ہم نہ دنیا کے ہیں نہ دین کے۔ ایسے میں ہم صرف خوابوں کی دنیا میں رہ کر جی سکتے ہیں!

اس پروگرام کی ویڈیو www.tanzeem.org پر خلافت فورم کے عنوان سے دیکھی جا سکتی ہے۔

رفقاء متوجہ ہوں

رفقاء کے تحریری سوالات اور
امیر تنظیم اسلامی **حافظ عاکف سعید** حفظہ اللہ
کے جوابات پر مشتمل **ماہانہ پروگرام**
تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر

امیر سے ملاقات

کے عنوان سے دیکھا جا سکتا ہے

☆ رفقاء تنظیم پروگرام کے لیے سوالات اپنے نام اور مقامی تنظیم وحلقہ کے حوالہ کے ساتھ ہر ماہ کی **20 تاریخ** تک درج ذیل ذرائع سے بھجوا سکتے ہیں۔
(i) بذریعہ ای میل: media@tanzeem.org پر۔ (ii) بذریعہ خط: K-36 ماڈل ٹاؤن لاہور کے پتے پر۔
(iii) بذریعہ SMS موبائل نمبر 0312-4024677 پر۔

خالصتاً فقہی نوعیت کے سوالات کے جوابات نہیں دیئے جائیں گے

المعلن: مرزا ایوب بیگ (ناظم نشر واشاعت تنظیم اسلامی)
K-36 ماڈل ٹاؤن لاہور
042-35869501-3/042-35856304

خانیوال میں استقبال رمضان پروگرام

تنظیم اسلامی خانیوال کا قیام فروری 2014ء میں ہوا۔اس سے قبل ایک منفرد اسرے کے طور پر کام ہوتا رہا۔رانا محمد انور خان پہلے نقیب کے طور پر فعال رہے اور اسرے کا کام بھرپور کیا۔پھر خانیوال کو تنظیم بنادیا گیا، ماشاءاللہ دعوتی وتربیتی کام بھی ہورہا ہے۔اسی سلسلے میں امیر حلقہ ڈاکٹر محمد طاہر خاکوانی 6 جون کو خانیوال تشریف لے گئے۔رفیق تنظیم محمد واحد بھٹی کی رہائش گاہ پر استقبال رمضان کا پروگرام ہوا۔انہوں نے ماہ رمضان المبارک کی فضیلت اور قرآن مجید کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط کرنے پر بیان دیا۔سحری وافطاری کے فضائل اور قیام اللیل کی اہمیت کو اُجاگر کیا۔اللہ تعالیٰ ماہ رمضان المبارک کی مبارک ساعتوں سے بھرپور استفادہ حاصل کرنے کی ہمت عطا فرمائے اور قیام اللیل میں زیادہ سے زیادہ قرآن سننے، سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین! (مرتب: شوکت حسین انصاری)

تنظیم اسلامی حلقہ کراچی شمالی وجنوبی کے زیر اہتمام مظاہرہ

برما کے مسلمانوں کی نسل کشی اور مصر میں سابق صدر محمد مرسی کی سزائے موت کے فیصلے کے خلاف تنظیم اسلامی کراچی شمالی وجنوبی نے 9 جون 2015ء کو پریس کلب پر مظاہرہ کا اہتمام کیا۔مظاہرین نے پلے کارڈز اور بینرز اُٹھا رکھے تھے جن میں آیات قرآنی اور احادیث مبارکہ کا ترجمہ اور درج بالا دونوں ایشوز کے خلاف مذمتی جملے درج تھے۔مظاہرے کا آغاز نیو کراچی کے امیر حافظ اسامہ علی نے تلاوت قرآن حکیم سے کیا۔اسٹیج سیکریٹری کے فرائض معتمد حلقہ کراچی جنوبی عبید احمد نے انجام دیے۔

اس موقع پر امیر حلقہ کراچی جنوبی انجینئر نعمان اختر نے کہا کہ میانمار میں مسلمانوں پر وحشیانہ مظالم بدھ مت کے وہ پیروکار کر رہے ہیں جن کے پیروں تلے چیونٹی آجاتی تھی تو وہ رو پڑتے تھے۔ان سفاکانہ مظالم پر غیر مسلم عالمی قوتیں تو ایک منصوبہ بندی کے تحت خاموشی اختیار کیے ہوئے ہیں لیکن مسلمان حکمرانوں کا ضمیر بھی مدہوش ہے۔مصر کے سابق صدر مُرسی کی سزائے موت کے فیصلے پر انہوں نے کہا کہ مصری فوجی قیادت خصوصاً جنرل سیسی کا کردار انتہائی شرمناک اور قابل مذمت ہے۔یہ فیصلہ عدل وانصاف کا خون ہے۔انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ارشادات مبارکہ کی روشنی میں فرمایا کہ ’’ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، وہ نہ تو اپنے مسلمان بھائی پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یار ومددگار چھوڑتا ہے۔‘‘ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ ’’پوری امت ایک جسد واحد ہے، اگر اس جسد کے کسی حصے کو تکلیف پہنچتی ہے تو سارا جسم اس تکلیف کو محسوس کرتا ہے۔‘‘

امیر حلقہ کراچی شمالی شجاع الدین شیخ نے فرمایا کہ ہمارے حکمران اور انسانی حقوق کے تمام چودھری جو کبھی سوات میں لڑکی کو کوڑے مارنے کی جعلی ویڈیو سامنے آنے پر آسمان سر پر اٹھا رہے تھے، موجودہ زمانے کے بدترین مظالم پر شرمناک رویہ اختیار کیے ہوئے ہیں۔برما میں پچھلے ڈھائی برسوں میں بیس ہزار سے زائد مسلمان شہید کردیئے گئے ہیں۔آٹھ سے دس ہزار لوگ سمندر کی لہروں پر بے آسرا موجود ہیں اور بے حسی کا یہ عالم ہے کہ دنیا کے حکمران ان پر بات کرنے کو بھی تیار نہیں۔دوسری طرف مصر کے سابق صدر محمد مُرسی کی منتخب حکومت کو فوجی آمر کے ذریعے پہلے ختم کیا گیا اور اب اسی فوجی آمر کی کنگرو عدالت کے ذریعے مُرسی اور ان کے سو سے زائد ساتھیوں کو سزائے موت سنادی گئی۔مغربی دنیا ایک طرف جمہوریت کی بات کرتی ہے اور دوسری طرف جمہوریت کے راستے سے منتخب ہونے والی حکومت کو ختم کیا گیا۔ان کا اصل مسئلہ یہ ہے کہ انہیں اسلام قبول نہیں ہے۔مظاہرے میں نائب ناظم اعلیٰ (جنوبی پاکستان) جناب اظہر ریاض بھی شریک تھے۔تقریباً 700 رفقاء واحباب نے شرکت کی۔اس موقع پر صحافیوں کو پریس ریلیز بھی پیش کی گئی اور عوام میں ایک ہینڈ بل بھی تقسیم کیا گیا۔مظاہرہ کا اختتام ناظم رابطہ حلقہ کراچی جنوبی عبدالرزاق کوڈاوی کی رقت آمیز دعا پر ہوا۔ (رپورٹ: محمد سہیل)

حلقہ ملاکنڈ کا سہ ماہی دعوتی وتربیتی اجتماع

یہ اجتماع 7 جون کو حلقہ مرکز کی قریبی مسجد میں منعقد کیا گیا، جو صبح ساڑھے آٹھ سے دوپہر ساڑھے بارہ تک جاری رہا۔اس اجتماع میں تقریباً 90 رُفقاء نے شرکت کی۔پروگرام کا مرکزی موضوع ’’فکر آخرت‘‘ تھا۔راقم نے تمام شرکاء کو حلقہ کی جانب سے خوش آمدید کہہ کر ان کا شکریہ ادا کیا۔باقاعدہ پروگرام کا آغاز قرآن عظیم الشان کے درس سے ہوا، جو بٹ خیلہ تنظیم کے ملتزم رفیق قاری امیر رحمٰن نے دیا۔انہوں نے ’’قیامت کی ہولناکیاں‘‘ کے موضوع پر مختلف آیات کے حوالوں سے مفصل گفتگو کی۔درس حدیث کی ذمہ داری بی بیوڑ کے امیر عالم زیب نے ادا کی۔آپ نے ’’برزخ کی زندگی‘‘ کو واضح کیا۔موصوف کے درس حدیث کے تسلسل میں راقم نے علامہ اقبال کے اشعار جو کہ ارمغان حجاز میں ’’قبر اپنے مردے سے‘‘ کے نام سے موجود ہیں، سنائے۔

پروگرام کے درمیان میں ضروری ہدایات، اعلانات اور ترغیبی گفتگو کا سلسلہ بھی جاری رہا۔سوات کے امیر حبیب علی نے ’’ایمان بالآخرت کی ضرورت اور اہمیت‘‘ کے موضوع پر خطاب کیا۔اس کے بعد شرکاء کی چائے سے تواضع کی گئی۔باجوڑ شرقی تنظیم سے تعلق رکھنے والے نوجوان عالم دین شاہد لطیف کو ’’دُنیا دھوکے کا گھر ہے‘‘ کا موضوع سونپا گیا تھا۔آپ نے قرآن وحدیث کے تفصیلی حوالوں سے موضوع پر لب کشائی کی۔واڑی تنظیم کے امیر حافظ احسان اللہ نے ’’آخرت میں فوز وفلاح پانے کے لیے دُنیا میں کرنے کا کام‘‘ کے موضوع پر خطاب کیا۔آپ نے ساتھیوں کو جھنجوڑا اور انھیں اپنے اصل کام کی طرف متوجہ کیا۔

اجتماع میں مکتبہ بھی لگایا گیا تھا احباب اور نئے رُفقاء کے لیے مرکزی ہال میں الگ پروگرام رکھا گیا تھا، جس سے 15 شرکاء نے استفادہ کیا۔ (مرتب: شاہ وارث)

حلقہ پنجاب پوٹھوہار کے زیر اہتمام دورۂ ترجمہ اور خلاصہ مضامین قرآن پروگرام

مکمل دورہ ترجمہ القرآن

مقام	مدرس	رابطہ نمبر
جامع مسجد العابد، وارڈ نمبر 7، حیات سر روڈ، گوجرخان	احمد بلال ناصری	0333-5238591
مسجد کرنب کسوال، تحصیل گوجرخان	مشتاق حسین	0321-5564042
دفتر تنظیمِ اسلامی، جہلم	ساجد سہیل شیخ محمد اشرف	0301-5868300
خلاصہ مضامین قرآن		
کچھی مسجد، جاتلاں	ظفر اقبال	0346-7944037
گورسیاں، جاتلاں	سید محمد آزاد	0313-5566253
مسجد ابوالقاسم، سیکٹر D-1، میرپور	فیاض اختر میاں	0345-8883449
مسجد غوثیہ، مشین محلہ نمبر 2، جہلم	حافظ محمد آصف	0321-5416617
مسجد الکبریاء، قادریہ ٹاؤن، چکوال	طارق محمود	0300-3022754
مسجد القدس، تترال، چکوال	شہزاد بٹ	0333-5918090

داخلے جاری ہیں

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے زیر اہتمام

(پارٹ I اور II)

رجوع الی القرآن کورسز

یہ کورسز بنیادی طور پر تعلیم یافتہ افراد کے لیے ترتیب دیے گئے ہیں‘ تاکہ وہ حضرات جو کم از کم انٹرمیڈیٹ کی سطح تک اپنی دنیاوی تعلیم مکمل کر چکے ہوں اور اب بنیادی دینی تعلیم بالخصوص عربی زبان سیکھ کر فہم قرآن کے حصول کے خواہش مند ہوں‘ ان کورسز کے ذریعے ان کو ایک ٹھوس بنیاد فراہم کردی جائے۔ ہفتے میں پانچ دن روزانہ صبح کے اوقات میں تقریباً پانچ گھنٹے تدریس ہوگی۔ ہفتہ وار تعطیل ہفتہ اور اتوار کو ہوگی۔

نصاب (پارٹ I)

1. عربی صرف ونحو
2. ترجمۂ قرآن
3. آیاتِ قرآنی کی صرفی ونحوی تحلیل
4. قرآن حکیم کی فکری وعملی راہنمائی
5. تجوید وناظرہ
6. مطالعۂ حدیث و فقہ العبادات
7. اصطلاحاتِ حدیث
8. اضافی محاضرات

نصاب (پارٹ II)

1. مکمل ترجمۃ القرآن (مع تفسیری توضیحات)
2. مجموعۂ حدیث
3. فقہ
4. اصولِ تفسیر
5. اصولِ حدیث
6. اصولِ فقہ
7. عقیدہ
8. عربی زبان وادب
9. اضافی محاضرات

- اس سال کلاسز کا آغاز 10 اگست سے ہوگا
- داخلہ کے خواہشمند خواتین وحضرات 10 اگست کو صبح 8:30 بجے انٹرویو کے لیے قرآن اکیڈمی تشریف لائیں
- پارٹ II میں خواتین کی شرکت کا انتظام نہیں ہے

نوٹ:
پارٹ I میں داخلے کے لیے انٹرمیڈیٹ پاس ہونا اور پارٹ II میں داخلے کے لیے رجوع الی القرآن کورس (پارٹ I) پاس کرنا لازمی ہے

برائے رابطہ: **قرآن اکیڈمی**
36-K ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: 35869501-3
email:irts@tanzeem. org

ندیم سہیل
0322-4371473

Blessings and Benefits of Ramadan Fasting

The blessings and benefits of Ramadan Fasting are unfathomable. If one does recognize them and realize their importance, he would wish to have the month of Ramadan to be throughout the whole year.

These blessings are given by Allah (SWT) to the fasting Muslims and have been grouped and summarized into different categories. In this tract, some of them have been summarized without commentary. It should be remembered that all of these blessings have been taken directly from Holy Quran and Hadith.

01. Taqwa:

1. Fearing Allah (SWT)
2. Practicing the Revelations of Allah (SWT)
3. Preparing for departure from this world to the Hereafter
4. Self-discipline
5. Self-control
6. Self-restraint
7. Self-education
8. Self-evaluation

02. Protection:

1. Avoiding Immorality
2. Avoiding anger/outcry/uproar
3. Avoiding silly actions
4. Avoiding as many makrooh/ mashbooh/ haram acts as humanly possible

03. Revelation of Holy Quran: The Holy Quran was revealed during the month of Ramadan. The Holy Quran is meant to be:

1. A Guidance to mankind
2. A Manifestation of right from wrong
3. A Summation and culmination of all previous revelations
4. A Glad-tiding to the believers
5. A Healer
6. A Mercy

04. Gates Opened: The gates of heaven are opened

05. Gates Closed: Doors of hell are closed

06. Chained: Devils and demons are chained down

07. Fasting with Iman (faith) and expectation: Such type of intention leads to forgiveness by Allah (SWT) to the individual's sins.

08. Door of *Rayyan:* There is in Paradise a door called Al-Rayyan. It is for the fasting Muslims. Only those who fasted the month of Ramadan are the ones to enjoy the bliss of Paradise inside that area.

09. Rejoices: There are two types of rejoices for the Muslims who fast. These are:

1. When breaking fast
2. When meeting Allah (SWT) on the day of Judgment

10. Smell of the Mouth: The smell of the mouth (bad breath) of the fasting Muslim is considered by Allah (SWT) better than the smell of musk.

11. Multiplication of Rewards: Doing good = 10x, 70x, 700x or more during the month of Ramadan.

12. Feeding Others: Whoever invites others to break the fast, and whoever takes care of the hungry, needy, during the last ten days of Ramadan will receive equal rewards to the fasting person(s).\

13. Blessings of Sahoor *(The late night meal):* This meal time gives the opportunity for:

1. Night Prayers
2. Zikr, Remembrance, Contemplation
3. Recitation of Holy Quran
4. Fajr Salat in Jamaat

14. Night Prayers: Whoever performs the Night prayers with sincerity and good intention will receive forgiveness of his past mistakes.

15. Shafa'at (Pleading One's Case for Forgiveness): Whoever fasts Ramadan will receive on the day of Judgement the Shafa'at of:

1. Ramadan
2. Holy Quran

16. Ihya *(Passing Nights Awake)*: Last ten days of Ramadan. When a Muslim makes this type of effort, he will get rewards, forgiveness, and multiples of blessings.

17. Itikaf *(Retreat)*: A Muslim who performs Itikaf during the last ten days of Ramadan will get:

1. Blessings and rewards
2. Peace of mind
3. Contemplation and evaluation
4. Better citizen

18. Lailatul Qadr *(The Night of Power)*: Whoever observes it with sincerity and good intention will get the following benefits:

1. Forgiveness of mistakes
2. Better than 1,000 months
3. Dua
4. Zikr
5. Prayers
6. Reading Holy Quran
7. Rewards
8. Blessings

19. Sadaqah / Infaq *(Charity)*: The benefits of paying sadaqah are many. These are summarized as follows:

1. Purity
2. Flourishing of wealth
3. Improving economy
4. Circulation of wealth
5. Elimination of inflation
6. Elimination of poverty

20. Fasting and Health: By fasting, one gets the following benefits:

1. Purification of body from toxins
2. Reducing of weight
3. Purity of brain
4. Rejuvenation of body

21. Change of Lifestyle: By living a different life style, one gets rid of the monotony of life and hence enjoys his life span.

22. Sharing: Of hunger, thirst and rituals with others in the society.

Source adapted from:
http://www.ezsoftech.com/ramadan/ramadan26.asp

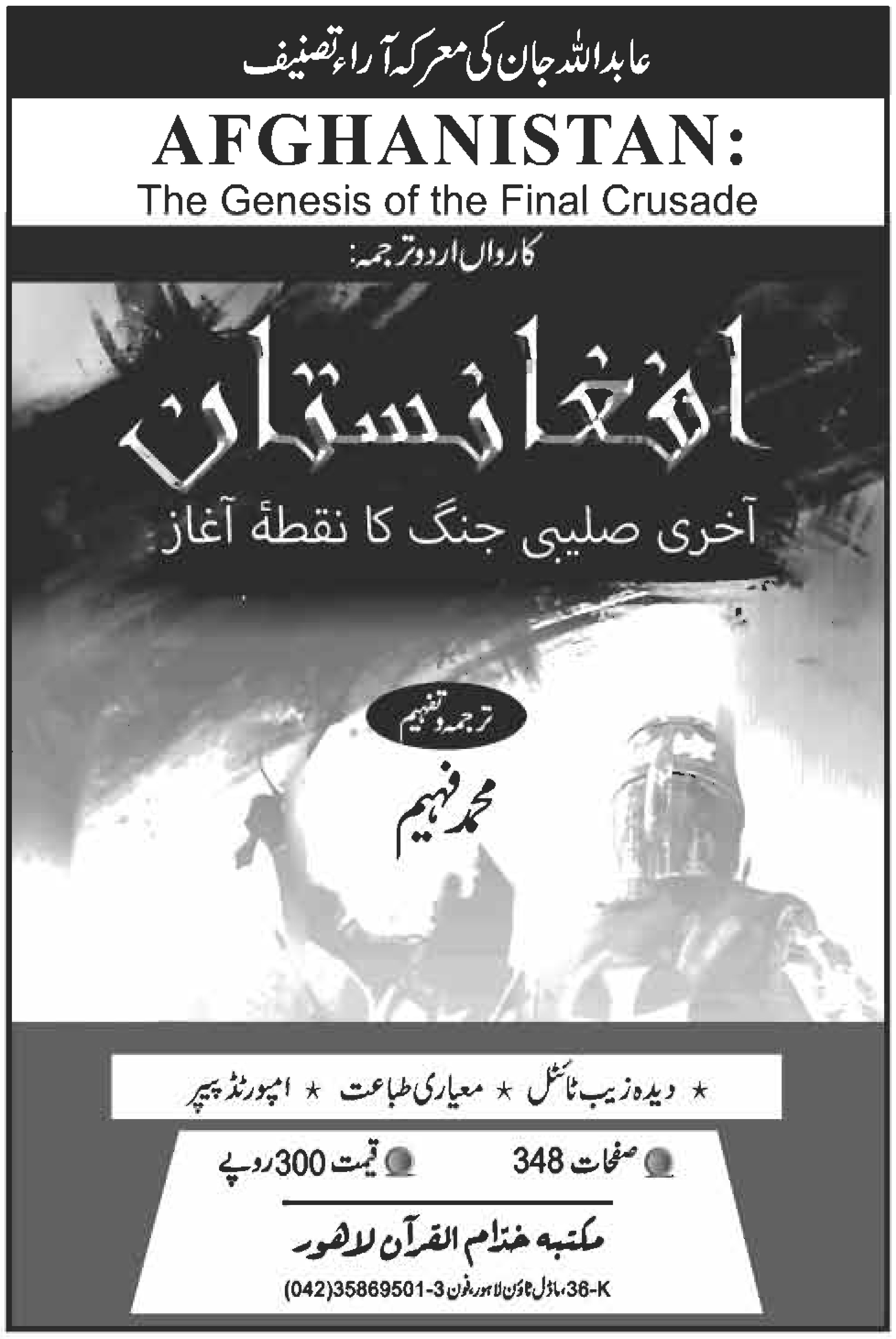

روزہ اور رمضان المبارک کی عظمت اور فضیلت سے آگاہی
اور عظمتِ انسان سے واقفیت کے لیے

بانیٔ تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ

کے دو کتابچے ---- خود پڑھیے اور احباب کو تحفتاً پیش کیجیے:

① عظمتِ صوم

قیمت: -/25 روپے

حدیث قدسی فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ کی روشنی میں

② عظمتِ صیام وقیامِ رمضان مبارک

قیمت: -/25 روپے

حکمرانوں اور عوام سے دردمندانہ اپیل

ٹیلی ویژن چینلز کی رمضان ٹرانسمیشن

کہیں ہم ثواب کی اُمید میں عذاب تو نہیں کما رہے!!

- رمضان المبارک نزولِ قرآن کا مہینہ ہے جس میں ربّ کائنات کی لامحدود رحمتیں بارش کی مانند برستی ہیں۔ لیکن افسوس کہ ہمارے بعض ٹیلی ویژن چینلز اپنی ریٹنگ بڑھانے کے لیے رمضان ٹرانسمشن کے عنوان کے تحت پروگراموں کو دلکش بنانے کی خاطر اس ماہ کے تقدس کو پامال کرتے ہیں۔
- ہونا تو یہ چاہیے کہ ایسے پروگراموں میں جید علمائے کرام اور مستند سکالرز کو بلایا جائے اور ان سے روزے کے مسائل کے ساتھ ساتھ رمضان المبارک اور قرآن حکیم کے فضائل پر باوقار انداز سے گفتگو کی جائے جس سے ناظرین کو اس ماہ کی اہمیت اور فضیلت کا اندازہ ہو اور وہ ان سے بھرپور طور پر استفادہ کر کے دین و دنیا کی سعادتیں حاصل کر سکیں۔
- لیکن دیکھا یہ گیا ہے کہ اس ماہِ مقدس میں بعض ٹی وی چینلز پر دینی پروگرام کے عنوان سے سٹیڈیم نما سٹوڈیوز میں عورتوں اور مردوں کی مخلوط محفلیں سجائی جاتی ہیں۔ انتہائی غیر سنجیدہ انداز میں سوال و جواب ہوتے ہیں۔ صحیح جواب دینے والے ناظرین کی طرف نہایت مضحکہ خیز انداز میں انعامات اچھال کر محفل کو دانستہ طور پر مزاحیہ رنگ دیا جاتا ہے۔ چنانچہ مرد و زن کے قہقہوں کی بارش ہوتی ہے والہانہ انداز سے تالیاں پیٹی جاتی ہیں ——

آیئے غور کریں

کہ ہم ثواب کمانے کی بجائے 'دینی شعائر کا تمسخر اڑا کر' کہیں عذابِ خداوندی کو دعوت تو نہیں دے رہے!!!

من جانب: **تنظیمِ اسلامی** پاکستان

بانی: ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ

امیر: حافظ عاکف سعید حفظہ اللہ